فجاء محمد بشیراً نذیراً
فصلوا علیہ کثیراً کثیراً

اِنکشافِ حق

تصنیفِ لطیف

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، سرتاجِ مشتاقانِ اولیا

حضرت خواجہ محمد معروف کرخی مدظلہ

آستانہ عالیہ نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ قادریہ کرخیہ

چک ۱۱ ڈبلیو بی، وہاڑی شریف

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نُورٌ عَلٰی نُورٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنْ یَّشَاءُ ۲۵ سورۃ النور

ہست ایں تصنیف نوری از کرخی با حضور

غرق فی التوحید شد نوراً علیٰ نوراً

انکشاف حق

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقانِ اولیاء

حضرت خواجہ محمد معروف کرخی مدظلہ

آستانہ عالیہ نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ، کرخیہ

چک نمبر ۱۱ ڈبلیو۔ بی۔ وہاڑی شریف

Marfat.com

الله

Marfat.com

Marfat.com

84472

ضابطہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں،

نام کتاب :- "انکشافِ حق"
مصنف :- حضرت خواجہ محمد معروف کرخی مدظلہ
ترتیب و تکمیل :- ابنِ کلیم احسن نظامی خطاط ہفت قلم
ناشر :- کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان
تاریخ طباعت :- ۱۰ جمادی الاوّل ۱۴۰۹ھ
بار اوّل - تعداد ۵۰۰
کتابت تلمیذ ابن کلیم، محمد جمال محسن صدر گل رعنا ادب سوسائٹی

Marfat.com

دیباچہ

اس تصنیف میں حضرت خواجہ محمد معروف کرخی نے ازل سے لیکر ابد تک کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں اس طرح واضح کیا ہے کہ ہر طالب حق اس کو غور سے پڑھنے سے نہ صرف اہل ذوق میں شامل ہوگا، بلکہ وہ فنا فی اللہ بقا باللہ غرق فی التوحید ہو جائے گا۔ حضرت صاحب نے اس کتاب میں عالم ہاہوت سے عالم ناسوت تک ہر مقام کو قرآنی دلائل سے مرحلہ وار ثابت کیا ہے۔

مقام مصنف ،، در دریائے ملکوت ہمائے اوج لاہوت، شمس العارفین قدوۃ السالکین شیخ المشائخ فنا فی اللہ بقا باللہ فیض یاب از سلاسل قادری، نقشبندی، سہروردی، چشتی ہیں، جنہوں نے تصوف پر بہت سا کلام لکھا اور مجالس خاص کے موقع پر احباب و عقیدتمندوں کے گوش گزار کرتے رہے۔ جس کو توحید کے پروانوں اور تشنگان چشمۂ معرفت نے اپنے قلوب میں جگہ دیتے ہوئے حضور پر نور سے اس بیش بہا دولت کلام کو کتابی شکل میں دیگر عام و خاص کو فیض یاب کرنے کی خواہش ظاہر کی تاکہ ہر طالب حق اس نعمت عظمیٰ سے اپنے قلب کو سیراب کر سکے۔ اس مجموعہ کلام کی اشاعت کے لئے خلیفہ اعظم حضرت صوفی بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سیاسیات ایم۔ ایڈ لیکچرار اور حضرت صوفی محمد اشرف صاحب پروفیسر ایم کام نے بردئے سرکار حضرت خواجہ محمد معروف کرخی لب کشائی کی جسکی تائید حضرت صوفی محمد اشرف صاحب بی۔ اے

Marfat.com

(چیئرمین)، حضرت صوفی علی اصغر ڈوگر ایڈووکیٹ۔ حضرت صوفی ہارون الرشید ایم۔ اے معاشیات مینیجر صاحب۔ ممتاز صحافی حضرت محمد اقبال تسنیم صاحب حضرت صوفی محمد رمضان بی۔ اے کیپٹن صاحب۔ حضرت صوفی ظہور الدین صاحب ایف۔ ایس۔ سی۔ سٹینو ڈی۔ سی آفس وہاڑی شریف۔ حضرت صوفی محمد شریف صاحب ریڈر مجسٹریٹ درجہ اول و دیگر سنگیوں نے نہایت عجز و انکساری سے کی جو حضرت صاحب کو منظور ہوئی۔

بعد ازاں حضرت صوفی الطاف حسین حالی صاحب بی۔ اے ٹیچر سرائے سدھو نے اپنا فن خوشنویسی استعمال کر کے کلام کو یکجا کیا۔ اور حضرت صوفی عنایت علی صاحب۔ حضرت صوفی عباس علی شاہ صاحب اور حضرت صوفی یعقوب احمد صاحب تحصیلدار وہاڑی اور چند دیگر احباب نے چھپوانے کی گراں ذمہ داری اٹھا کر شرف عظیم حاصل کیا، اس طرح پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔

Marfat.com

رباعی

اک مست الست نوں ویکھیا میں تاڑی لا کے الکھ جگائی بیٹھا
کر کے صفت موصوف نوں اک جگہ نقشہ دوہاں دا اک بنائی بیٹھا
واجد وچ وجود دے صحیح کر کے صورت اپنی خوب پکائی بیٹھا
کر آنکھی عاماں دی اکھ نہیں دیکھ سکدی نے کے بغل دے وچ خدائی بیٹھا

Marfat.com

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

Marfat.com

یا صاحبِ الجمال و یا سیّد البشر

من وجهک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
مقصد (باب اول)	۱۱	حقیقت روح (باب دہم)	۵۷
ارکانِ خمسہ (باب دوم)	۲۵	عمل حضوری روح	۵۹
مراقبہ (باب سوم)	۳۴	ولایت یا نبوت ازلی ہوتی ہے۔	۶۱
راہ سلوک میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے طریقے (باب چہارم)	۳۷	ترتیب کائنات (باب ۱۳)	۶۵
		طریقہ بیعت	۶۸
کشف کے عمل (باب پنجم)	۴۲	چہل کاف۔ غوث اعظمؒ	۷۱
ذکر بمطابق نقشہ (باب ششم)	۴۴	مُندرہ حضرت علیؓ باب ۱۶	۷۳
		منقبت ___	۷۶
ذکر کی دو اقسام (باب ہفتم)	۴۸	دعوتِ حق ___	۷۷
اول۔ طریقہ تصور		سی حرفی ___	۸۱
دوم۔ طریقہ دعوت		ختم خواجگان۔	۹۵
		شجرہ شریف	۹۷
پتہ کی بات (باب ہشتم)	۵۲	معرفت محمدؐ	۱۰۲
		دعا ___	۱۰۵
انسان کامل (باب نہم)	۵۴	نماز قائم کرو	۱۰۷
		اسم محمد	۱۱۱

Marfat.com

باب اوّل مقصد

(خدا تک پہنچنے کا راستہ۔ بذریعہ روح)

عمل:۔ اس ضمن میں خدا تک پہنچنے کیلئے دو طریقے بیان کئے جائیں گے۔

۱:۔ ازل سے ابد تک۔

۲:۔ ابد سے ازل تک۔

یعنی اللہ سے شروع کر کے بندے تک اور بندے سے شروع کر کے اللہ تک۔

وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ط

ترجمہ:۔ مٹا دیتا ہے اللہ جھوٹ کو اور ثابت کرتا ہے حق کو ساتھ باتوں اپنی کے ط

۲۴/۴۲ سورۃ شوریٰ

اب ہم نے خدا کے بتائے ہوئے طریقے سے خدا تک پہنچنا ہے۔ جو کہ انسان کا اصل مقصد ہے۔ لہٰذا ارشاد خداوندی ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

ترجمہ:۔ تحقیق وہ لوگ کہ کہا جنہوں نے رب ہمارا اللہ ہے پھر ثابت قدم ہو گئے۔

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا

اس بات پر اترتے ہیں، اوپر ان کے فرشتے اور وہ یہ کہتے ہیں۔

وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ٥

Marfat.com

ترجمہ:۔ کہ مت ڈرو اور مت غم کھاؤ، اور خوشخبری سنو اس جنت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ ۳۰ حٰمٓ ۲ سجدہ۔

نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓـؤُكُمۡ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَةِ ج۔

ترجمہ:۔ ہم ہیں دوست تمہارے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔
۳۱ حٰمٓ ۲ سجدہ

یہ مضمون معرفت کا مضمون ہے جس میں انسان کی مکمل نجات کا عمل درج ہے لیکن اس میں نکتہ دقیق راز عتیق علم بحر عمیق کا ذکر ہے۔ جس کو سوائے کاملین اولیاء اللہ یا انبیاء کے دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ اس مضمون میں کسی دیگر عبادت کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی کسی خاص شخصیت سے منسوب ہے بلکہ یہ عمل بنی نوع انسان کیلئے ہے۔ نکتہ صرف رب ہمارا اللہ ہے کا سمجھنا ہے۔ رب کیا ہے اور اللہ کیا ہے؟ اب پہلے مقام ربوبیت تلاس کرنا ہوگا۔ اور پھر مقام الٰہیت تک پہنچنا ہو گا۔ چونکہ ربوبیت صفت ہے الٰہیت ذات ہے۔ ربوبیت رب ہے الٰہیت اللہ ہے۔ اللہ ذاتی نام ہے اور رب ننانوے ناموں میں سے ایک صفاتی نام ہے، اب صفت نے اپنی ذات میں گم ہونا ہے۔ لہٰذا ارشاد خداوندی ہے۔

قَدۡ جَآءَكُمۡ بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ج

ترجمہ تحقیق آئی ہیں تمہارے پاس دلیلیں طرف رب تمہارے سے۔

فَمَنۡ اَبۡصَرَ فَلِنَفۡسِهٖ ج وَمَنۡ

پس جس نے دیکھ لیا۔ دیکھ لیا ذات اپنی کو اور جو کوئی

اَعۡمٰی فَعَلَیۡهَا ط

Marfat.com

ترجمہ: اندھارہا پس اوپر ذات اپنی کے" پہلے

اس مضمون سے اشارہ ہوا کہ انسان کو اپنی ذات کا پتہ کرنا چاہیئے کہ انسان خود کیا ہے۔ لہٰذا اب اسے اس مضمون کی ضرورت پیش آئی جس میں انسان کی تخلیق کا ذکر ہے لہٰذا ارشاد خداوندی ہے!

وَاِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ

ترجمہ: "اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی۔

حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝

کیچڑ سڑے ہوئے سے اور جان کو یعنی روح کو پیدا کیا ہم نے پہلے اس سے یعنی انسان سے آگ شعلہ والی سے" ۲۷/۱۵۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا۔

ترجمہ: "اور جب کہا رب تیرے نے واسطے فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں۔

مِّنْ صَلْصَالٍ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے"۔ ۲۸/۱۵

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ۔

"اور جب درست کرلوں میں اس کو اور پھونک دوں بیچ اس کے روح اپنی

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝

گر پڑو واسطے اس کے سجدہ میں"۔ ۲۹/۱۵۔

اس مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی تخلیق دو صورتوں پر مشتمل ہے بشر یعنی بدن اور روح اب بدن اور روح کی معرفت کرنی ہے کہ بدن کیا ہے اور روح

Marfat.com

کیا ہے؟ بدن کا پتہ چلا کہ بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے ہے، اور روح کی معرفت کرنی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ

ترجمہ:۔ اور سوال کرتے ہیں تجھ کو روح کیا ہے ط کہہ روح میرے رب کا امر ہے۔

الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

یعنی حکم ربی یعنی میرا روح ہی میرا رب ہے۔ ۸۵ بنی اسرائیل۔

اب انسان کو اپنی حقیقت کا پتہ چلا کہ اصل میں انسان روح کا نام ہے چونکہ بدن میں گفت وشنید کرنے والی چیز روح ہے، روح کے بغیر وجود بے کار ہے۔ اب روح رب ثابت ہوا۔ اس لئے روح کی اطاعت ہی خدا کی اطاعت ہے، پس وہ مضمون ثابت ہو گیا کہ کہا جس نے رب ہمارا اللہ ہے یعنی روح اللہ کا غیر نہ ہے اسی سمندر کا قطرہ ہے جب اس قطرے کو واپس سمندر میں پھینک دیا تو انسان اپنی معراج کو پہنچ گیا۔ یہی اس کا مقصد تھا اب اس پر نہ خوف ہے نہ غم ہے، اور اس مقام پر پہنچ کر یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت میں داخل ہو گیا، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ

ترجمہ۔ یہ لوگ کہ لکھ دیا ہے اللہ نے بیچ دلوں ان کے ایمان یعنی اللہ۔ اور

اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ

قوت دی ہے ان کو ساتھ روح کے اپنی طرف سے ط اور داخل کرے گا

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط رَضِیَ اللّٰهُ

ان کو جنت میں کہ چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہنے

Marfat.com

عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط

ترجمہ۔ والے ہیں بیچ اس کے، راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ

اس سے۔ یہ لوگ ہیں گروہ اللہ کے یعنی اللہ کی جماعت۔ خبردار ہو۔

اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o

تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہیں فلاح پانیوالے" ۲۲/۵۸۔

پس ثابت ہوا کہ جو روح میں پہنچا وہ اللہ میں پہنچا اور جو اللہ میں پہنچا وہ اللہ کا دوست ہوا تو اس پر ارشاد خداوندی ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔

ترجمہ:" خبردار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہیں اوپر ان کے خوف اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے" ۶۲/۱۰۔

ایسے واصل حق شخص کی پیروی کا حکم خود خدا نے بموجب آیت میں ارشاد فرمایا:۔

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ط اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ

ترجمہ:۔ کیا پس وہ شخص کہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کے بہت لائق ہے اس

اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى o

بات کا کہ پیروی کی جائے اس کی۔ یا وہ شخص کہ آپ ہی نہیں راہ پاتا مگر یہ کہ راہ بتاتا ہے" ۳۵/۱۰۔

یہ مقام مقام فناہ فی اللہ ہے اور یہی بقاء باللہ ہے، اور یہی بس جب فقر مکمل پس اللہ ہے۔ اسی مقام پر پہنچ کر مولانا روم فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

پیر کامل صورت ظلِ الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا

اور اسی مقام پر یوں بھی فرماتے ہیں۔ ؎

قطرۂ جاں کو فدا کر بحر جاں
تا کہ ہو تو بحر بے حد و کراں

یہ ہے طریقہ اوّل، ازل سے ابد تک کی رسائی بذریعہ روح۔

طریقہ دوم:۔ ابد سے ازل تک پہنچنے کا۔

انسان کی استدعا یعنی مقصد یہ ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ط

ترجمہ:۔ "دکھا ہم کو راہ سیدھی" ۵ سورۃ فاتحہ

سیدھی راہ کیا ہے؟ خود خدا نے فرمایا ہے:۔

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط۔

ترجمہ:۔ "کہہ تحقیق راہ اللہ کی۔ وہی ہے راہ ط ۱۳۰/۲ سورۃ بقرہ۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ راہ سے مراد اللہ ہے۔ یعنی جس کو اللہ مل گیا اس کو راہ مل گئی۔ اور ارشادِ خداوندی یوں بھی ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص وَاذْكُرُوْا

ترجمہ:۔ "اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ کے اکٹھے اور مت متفرق ہو۔ اور

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ

یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جب تھے تم دشمن پس الفت ڈالی۔

Marfat.com

قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ إِخْوَانًا ۚ

درمیان دلوں تمہارے کے۔ پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اس کی کے بھائی بھائی" ۱۰۳/۳

اس آیت سے پتہ چلا کہ اللہ تک رسائی ممکن ہے۔ جو لوگ اس آیت کے الٹا

ہیں، وہ راہ خدا میں محجوب ہیں۔ جب کہ دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے:۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ

ترجمہ:۔ اور جب سوال کریں تجھ کو یعنی نبی کو میرے بندے میرے متعلق

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ

پس تحقیق قریب ہوں جواب دیتا ہوں پکارنے کا پکارنے والے کو جب وہ پکارتا

ہے مجھ کو" ۱۸۶/۲۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے متکلم ہوتا ہے

اور اس آیت سے یہ بھی پتہ چلا کہ اللہ تعالےٰ کو جو آدمی بھی پکارے اس کی پکار کا

جواب ملے گا۔ کسی ولی یا نبی کیلئے مخصوص نہیں ہے۔ لیکن جیسا کہ اوپر والی آیت

میں فرمایا۔ یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے۔ اب انسان پر اللہ کی نعمت سوائے روح

کے نہیں ہے بموجب ارشادِ خداوندی!

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ

ترجمہ:۔ تحقیق آئی ہیں تمہارے پاس دلیلیں رب تمہارے سے۔ پس جس

أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ۔

نے دیکھ لیا۔ پس واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی اندھا رہا۔ پس اوپر جان

اپنی کے" ۱۰۴/۶

Marfat.com

اس آیت سے دلیل بمعنی روح ہے، یعنی انسان کی جان منجانب اللہ ہے اور یہی اللہ کی دلیل ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے،

"بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ۝"

ترجمہ:۔ "بلکہ انسان اوپر جان اپنی کے دلیل ہے۔" ۲۹ قیامۃ

اور دلیل ثبوت ہے پس خدا کی ہستی کا خود انسان ثبوت ہے۔ جو کہ اس آیت سے صاف واضح ہو جاتا ہے،

اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ

ترجمہ:۔ "تحقیق پیدا کیا میں نے آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی۔

حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ

کیچڑ سڑے ہوئے سے" ۲۸/۱۵ "اور جب اسے درست کر لیا

نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ ۔

پھونک دی اس میں روح اپنی"۔ ۲۹/۱۵ سورۃ حجر ۔

یہی وہ نعمت ہے جس کا پیچھے ذکر ہو چکا ہے جس کی بدولت ہر انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ چونکہ یہ روح بموجب ارشاد خداوندی،

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ط

ترجمہ:۔ "کہہ روح میرے رب کا امر ہے"۔ ۸۵/۱۷ ۔

یہی امر ربی بشکل روح ہر انسان میں موجود ہے۔ یہی وحدت ہے ہر وجود یعنی کثرت میں پائی جاتی ہے۔ اس کی پہچان حق کی پہچان ہے۔

حدیث قدسی ہے،

Marfat.com

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔

"جس نے پہچانا ذات اپنی کو پس تحقیق پہچانا اپنے رب کو"

اور یہ روح کی شکل نور ہے۔ اللہ کے نور سے جیسا کہ خود خدا نے فرمایا ہے:

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط

ترجمہ: "نور ہے اوپر نور کے۔ راہ دکھاتا ہے اللہ طرف نور اپنے کے جس کو چاہتا ہے" ۔ ۳۵/۲۴

یعنی جس کو اللہ ہدایت کرتا ہے تو اس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے۔ یعنی بدن سے نکال کر روح میں لے آتا ہے تو پھر نور صفاتی نور ذاتی کا مشاہدہ کرتا ہے۔ رسول نور اللہ نور کا مشاہدہ کرتا ہے۔ آنے والا بھیجنے والے کا دیدار کرتا ہے، اور اس کا دیدار ہی آنے والے کا مقصود تھا اور ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

اَفَمَنْ ھُوَ قَآئِمٌ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا کَسَبَتْ۔

ترجمہ: "کیا پس جو شخص کھڑا ہے اوپر ہر روح کے، خبردار ہے ساتھ فعل اس کے" ۔ ۳۳/۱۳

اس آیت سے آنے والے اور بھیجنے والے کی نسبت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ صفت ہر موصوف ہر وقت قائم ہے اور موصوف ہی صفت کی نماز ہے موصوف کی طرف متوجہ ہونا صفت کی نماز ہے۔ اور ہر چیز سے انقطاع کر کے اس کے تصور میں گم رہنا مقصد موصوف ہے۔ اور یہی مومن کی معراج ہے۔ اسی مقام کو اللہ تعالےٰ نے یوں ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ

ترجمہ: "تحقیق وہ لوگ کہا جنہوں نے رب ہمارا اللہ ہے۔ پھر قائم رہے

عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا

اس پر یعنی موصوف پر۔ اترتے ہیں ان پر فرشتے یعنی نزول

بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

ارواح اور کہتے ہیں یوں کہ مت ڈرو اور مت غم کھاؤ اور خوشخبری سنو اس جنت کی

جو تھے تم وعدہ دیئے جاتے" ۳۰/۴۱، ۳۱/۴۱ -

نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ج

"ہم ہیں دوست تمہارے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے" ۳۱/۴۱

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ -

اس آیت سے یعنی "انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں" کا راز کھل گیا کہ

صفت بے شک موصوف ہے۔ اور جب وقت صفت اپنے موصوف میں فناہ ہو گئی

تو بشکل موصوف بقاء ہو گئی اور بموجب ارشاد خداوندی ہے۔

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَہُمْ

"یہ لوگ کہ لکھ دیا ہے اللہ نے بیچ دلوں ان کے ایمان اور قوت دی

بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط وَیُدْخِلُہُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

ہے ان کو ساتھ روح کے اپنی طرف سے اور داخل کرے گا، ان کو بہشتیوں میں

مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا ط

کہ چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ ان کے راضی ہوا اللہ ان سے

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ

اور راضی ہوئے وہ اس سے ط یہ لوگ ہیں گروہ اللہ کے ط خبردار ہو تحقیق

حِزْبُ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ہ

گروہ اللہ کے وہی ہیں فلاح پانیوالے" ۲۲/۵۸

اس آیت میں ثابت ہوا کہ جو لوگ روح میں پہنچ جاتے ہیں وہ اللہ میں پہنچ جاتے ہیں. اور جو اللہ میں پہنچ جاتے ہیں وہی صاحب بخشش ہیں. تو انہی لوگوں پر یہ بات صادق آتی ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

"خبردار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ کبھی غمگین ہونگے" ۶۲/۱۰

اور ایسے ہی صاحب وصال شخص بموجب ارشادِ خداوندی رہبری کے قابل ہوتے ہیں۔

قُلِ اللّٰہُ یَھْدِیْ لِلْحَقِّ ط اَفَمَنْ یَّھْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ۔

"کیا پس وہ شخص راہ دکھاتا ہے طرف حق کے بہت لائق ہے اس بات

اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَھِدِّیْٓ اِلَّآ اَنْ یُّھْدٰی ہ

کا کہ پیروی کیا جائے یا وہ شخص کہ آپ ہی نہیں راہ پاتا. مگر یہ کہ راہ بتالے" ۳۵/۱۰

اس میں موسیٰ اور فرعون ابراہیم اور آذر محمدؐ اور ابوجہل کی طرف اشارہ ہے. کہ ایک انسان کی فرمانبرداری روا ہے. جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:۔

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّھِمْ فَاَخَذَھُمْ اَخْذَۃً رَّابِیَۃً ط ۱۰/۶۹

ترجمہ:۔ "پس نافرمانی کی انہوں نے رسول رب اپنے کی پس پکڑا ان کو پکڑ ناسخت۔

Marfat.com

یعنی جنہوں نے رسول کو رب نہ مانا ان لوگوں پر مصیبتیں عذاب نازل ہوئے، اور روح رسول ہے۔ رسول روح ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:۔

فَاَرْسَلْنَآ اِلَیْھَا رُوْحَنَا۔ ۱۶/۱۹ مریم

ترجمہ:۔ پس بھیجا ہم نے طرف اس کی روح اپنی کو۔

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ق ۱۹/۱۹ مریم

ترجمہ:۔ کہنے لگا سوائے اس کے نہیں کہ میں رسول ہوں رب تیرے کا

ان آیات سے روح کا رسول ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور رسول کا رب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور رب کا منجانب اللہ ثابت ہوتا ہے۔ پس صفت بلاشک وشبہ عین موصوف ہے۔ اور صفت کا موصوف تک پہنچنا اس کی معراج ہے۔ یہی مقصد انسانی ہے جیسا کہ مفکر اعظم شاعر مشرق عاشق رسول فرماتے ہیں:۔ ؎

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

بتانِ رنگ وبو کو توڑ کر وحدت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی (اقبالؔ)

اور اسی کی تائید میں ولیٔ کامل غوث زماں بہاوالحق والدین کا ارشاد گرامی ہے:۔ کہ روح عالم قدس سے اور قفس عنصری میں مقید ہونے کے سبب اپنی اصل کو بھول چکی ہوئی ہے۔ اس کے ادراک کے آئینہ پر زنگ کی تہیں جمی ہوئی ہیں۔ تجلی کے نور سے جب اس کے زنگ فردہ ادراک کو جلا نصیب ہوتی ہے تو اسے کمالات حق کا عکس یعنی نور یعنی روح اپنے اندر دکھائی دینے لگتا ہے۔ اس وقت اسے اپنا بھولا ہوا وطن

84472

Marfat.com

یاد آجاتا ہے۔ اور وہ اپنے اصل کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ کتاب تذکرہ حضرت بہاؤالدین ذکریا صفحہ نمبر ۲۳۰۔

اور اسی کی تائید میں حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ فرماتے ہیں۔ ؎

تا روئے ترا دیدم اے شمع تراز
نے کار کنم نہ روزہ دارم نہ نماز
چوں با تو بوم مجاز من جملہ نماز
چوں بے بوم نماز من جملہ مجاز

(کتاب متذکرہ بالا صفحہ نمبر ۲۳۱)

اسی کی تائید میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کتاب نظام التوحید میں فرماتے ہیں۔

"تو روح پاک ہے۔ تو خلیفۃ اللہ ہے۔ یہ جسم خیالی و اعتباری لباس ہے۔ ایسے لباس تو نے ہزاروں بدل ڈالے ہیں۔ اور ایک دن اسے بھی بدل ڈالے گا"۔

اسی کی تائید میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔

"کہ روح میرے رب کا امر ہے کی تفسیر میں یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان با اعتبار روح حق ہے اور با اعتبار جسم خلق ہے"۔

اور اسی کی تائید میں شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قطب ربانی تجلیٰ نورانی صورت رحمانی حق کی نشانی یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

"جس کو روح قدسی نظر پڑی اس نے بعینہٖ خدا کو دیکھا۔ یہ مشاہدہ صفاتی

Marfat.com

ہے کہ روح کو بہ صفاتِ الٰہیہ متصف دیکھتا ہے اس مشاہدے والے کو عارف کہتے ہیں۔

اسی کی تائید میں انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰؑ کا فرمان ہے:۔

"خدا روح ہے اور ضرور ہے۔" (یوحنہ کی انجیل صفحہ نمبر ۱۶۳)

اور اسی کا اظہار کرنا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید و فرقان حمید میں فرمایا ہے:۔

وَيُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۷/۸

ترجمہ:۔ اور ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ کلام اپنی کے اور کاٹے جڑ کافروں کی۔

دوسری جگہ یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ ۝ ۴۸/۹

ترجمہ:۔ حتیٰ کہ آیا حق اور ظاہر ہوا امر اللہ کا۔

مگر کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے:۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۴۲/۲

ترجمہ:۔ مت ملاؤ حق کو ساتھ باطل کے۔ اور مت چھپاؤ حق کو اور تم جانتے ہو۔

پس باطل کا مٹانا اور حق کا ظاہر کرنا منشاء خداوندی ہے اور منشاء خداوندی کو ہی اپنانے والا کامل انسان ہے۔ یہی ولایت ہے۔

Marfat.com

بابِ دوم ارکانِ خمسہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اوّل۔ کلمہ طیب
نفی۔ اثبات۔ دلیل۔ نبوت۔

لَآ اِلٰہَ۔ مگر اللہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنی ہوئے نہیں کوئی موجود مگر اللہ۔ مُحَمَّدٌ۔ تعریف کیا گیا۔ رَسُوْل۔ بھیجا گیا۔ اَللّٰہ۔ اللہ یعنی اللہ ہی کی یہ دونوں صفات ہیں۔ محمدؐ ہونا اور رسول ہونا۔ پس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے یہ معنی ہوئے کہ نہیں کوئی موجود مگر اللہ اور صورت ہے اس کی محمدؐ یعنی ثبوت اللہ کا محمدؐ ہے۔

طیّب کی تعریف:۔ طیب بھی پاک۔ طیب بھی حقیقت۔ طیب بھی غیر کی نفی طیب صرف اللہ ہے۔ جو کوئی اس کلمہ کو پڑھتا ہے، اس کے سامنے سوائے اللہ کے غیر کی نفی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا وہ اللہ سے مل کر اللہ میں فناہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنی غیریت کے بادل کو درمیان سے ہٹا کر فناہ فی اللہ ہو کر طیب یعنی پاک یعنی مسلمان و مومن ہو جاتا ہے۔ اور اس ذاتِ کبریا کا ہو یعنی چہرہ من بھی دل اللہ کا عکس جمیل اپنے دل میں دیکھتا ہے۔ اس لئے تو وہ مومن کہلاتا ہے۔ جس کی یہ شان نہیں نہ اس کا کلمہ درست ہے اور نہ وہ مومن کہلانے کا حق دار ہے۔ مومن دونوں جہانوں میں سوائے اللہ کے کچھ نہیں دیکھتا۔ اس لئے مومن کعبہ سے افضل ہے۔ کعبہ طیب مقام ہے تو مومن اس سے

Marfat.com

بھی افضل ہے. کیونکہ کعبہ میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور مومن کے دل میں اللہ موجود ہوتا ہے.
اس لئے حدیث قدسی ہے،

مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٌ وَّ کِتَابٌ.

"جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوا" پس جو کلمہ کی حقیقت سے واقف ہوا وہ دونوں جہان سے واقف ہوا. اور جو دونوں جہان سے واقف ہوا. وہ فناہ فی الذات ہوا. اور جو فناہ فی الذات ہوا. وہ تماشہ کونین اپنے ناخن پر دیکھتا ہے. اسی لئے وہ دونوں جہان سے بے نیاز ہو کر شہنشاہ ہو جاتا ہے. اور نور الہدیٰ ہو جاتا ہے.

دوم. زکوٰۃ :۔ زکوٰۃ زکی سے ہے. جس کے معنی ہیں پاکیزگی.

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کے معنی ہیں قائم کر یعنی درست کر نماز کو اور ادا کر تو زکوٰۃ کے معنی یہ ہیں کہ اپنی نفی کر اور اللہ کو قائم کر. اسلام کے قانون سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم دس اونٹ اور ہزار من اناج خدا کی راہ میں دے دے. مگر مسلمان نہ ہو یعنی اپنا آپ نہ دے تو وہ پاک نہیں ہوتا، اور مسلمان نہیں کہلاتا نہ نماز کے زمرہ میں آتا ہے. پس اگر وہ کچھ بھی نہ دے مگر اپنی زکوٰۃ دے کر مسلمان ہو جائے وہ مسلمان و مومن کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے پس لَا اِلٰہَ زکوٰۃ ہے اور اِلَّا اللّٰہُ نماز ہے. جب تک زکوٰۃ ادا نہ ہو نماز قبول نہیں ہوتی.

سوم. نماز :۔ نماز پنجگانہ میں عرش عظیم سے تحت الثریٰ تک کا نقشہ کھینچا گیا ہے مثلاً کائنات کی ہر چیز بموجب ارشادِ خداوندی :۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ

Marfat.com

تَسْبِیْحَهُمْ ط ۴۴/۱۷ بنی اسرائیل۔

ترجمہ: "اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اس کی کے۔ اور لیکن نہیں سمجھتے تم تسبیح ان کی"۔

کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ط ۴۱/۲۴ نور

ترجمہ: "ہر ایک تحقیق جانتا ہے نماز اس کی اور تسبیح اس کی"۔

تو اس تسبیح سے مراد یہ نہیں کہ وہ چیز اپنی زبان ناطق سے گویا ہے۔ بلکہ وہ یہ ہے کہ ہر چیز ہر یکٹیکلی طور پہ تسبیح میں کھڑی ہے۔ جیسا کہ سو منکے کی مالا کا نام تسبیح ہے مگر حقیقت میں وہ تسبیح نہیں ہے۔ اس تسبیح کو کسی اور تسبیح کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں وہ تسبیح ہے۔ یعنی ذات ہے جس کا اس تسبیح پہ نام پڑھا جا رہا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ۹/۱۷ بنی اسرائیل

ترجمہ: "تحقیق یہ قرآن راہ دکھاتا ہے طرف اس راہ کے جو بہت سیدھا ہے"۔

یعنی اشارہ کا حقیقی معنی مشارٌ الیہ ہے۔ یعنی اسم بامسمّٰی۔ تو اس طرح یہ کائناتی اشیاء منکے میں ہیں۔ اور کائنات کی ہر چیز مل کر ایک مکمل مالا بنتی ہے۔ لیکن یہ مالا موہومی ہے۔ اور مالا مطلق کی نشاندہی کر رہی ہے۔ مثلاً ہر چیز نماز پنجگانہ کا کوئی خبر ظاہر کر رہی ہے یعنی پہاڑ التحیات کی شکل میں ہیں تو کچھ درخت رکوع میں ہیں۔ کچھ بوٹیاں زمین پہ بچھی ہوئی سجدہ ادا کر رہی ہیں۔ اسی طرح کچھ جمادات قیام کی شکل میں ہیں۔ درختوں پر اور جمادات کی چوٹیوں پہ پرندے یعنی روحیں زبان ناطق سے حمد باری تعالیٰ کر رہی ہیں۔

Marfat.com

یعنی کائنات کی ہر چیز مل کر تسبیح بنتی ہے۔ اس لئے اس تسبیح میں سے کسی منکے یعنی جز کا بھی ذکر کیا جائے تو وہ تسبیح کہلائے گی۔ مثلاً کوئی پتھر کو پوج رہا ہے۔ کوئی درخت کو پوج رہا ہے۔ کوئی ستاروں کو پوج رہا ہے۔ ہر انسان خواہ وہ کسی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والا ہے۔ تسبیح میں مصروف نظر آتا ہے۔ بموجب آیت:۔

"کہہ ہر ایک عمل کرتا ہے اوپر طریقے اپنے کے"۔

تو اس طرح وہ انسان ایک تو جزوی عبادت کر رہا ہے۔ دوسرا وہ صفاتی یا مولوی عبادت کر رہا ہے۔ یہ تمام طریقے عبادت بعثتِ محمدیؐ سے پہلے کے ہیں۔ حضورؐ کی بعثت پر چونکہ آپ کامل و اکمل و مکمل اور فوق البشر۔ بعد از خدا لئے بزرگ توئی قصہ مختصر کا مقام رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ نے مطالعۂ کائنات کرنے کے بعد ایک ایسی جامع عبادت کی ترتیب دی کہ جس میں ہر اہلِ طریقت جزوی مقام رکھنے والا شامل ہو جائے۔ اور یہ طریقت عبادت تمام دینوں پر مشتمل ہو۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:۔

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ ۸۴/۱۵ بنی اسرائیل

ترجمہ:۔ "کہہ ہر ایک عمل کرتا ہے اوپر طریقے اپنے کے"۔

پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ بعثتِ محمدیؐ سے قبل عبادت کے مختلف طریقے رائج تھے۔ آپ نے بموجب ارشاد خداوندی:۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ ۲۸/۴۹ الحجرات

ترجمہ:۔ "وہ ہے ذات جس نے بھیجا رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے۔ اور دین حق کے۔ تو کہ غالب کرے دین اس کو اوپر تمام دینوں کے"۔

توپس حضور نے نماز پنجگانہ میں سابقہ تمام شریعتیں ضم کر دی ہیں۔ اور ہر شریعت کو اپنی شریعت میں شامل کر کے تمام کائنات کے لئے ایک شریعت بنا دی ہے۔ جوکہ ہر ایک کیلئے کامل واکمل و مکمل ہے۔ اب حضور کا ہر اُمتی گویا وہ تمام صفتیں اور عبادتیں اپنی یکتا ہستی میں رکھتا ہے۔ جوکہ باقی تمام اُمتیں اور کائنات کی تمام اشیاء علیحدہ علیحدہ صفتیں اور عبادتیں رکھتی ہیں۔ اس لئے نبی کریم نے فرمایا کہ:۔

"اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ مِنْ قَبَآئِیْ"

"میرے ولی میری قبا کے نیچے ہیں۔ جنہیں میرے بغیر کوئی نہیں جانتا"

یہ انہی صفات و عباداتِ کاملہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہ ہے نماز اوقاتی یعنی نماز مبین۔ ہر خاص و عام جس کو پڑھ کر قربِ خداوندی حاصل کر سکتا ہے۔

طریقہ سووم — نمازِ دائمی

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۲۲۔ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۲۳۔

ترجمہ:۔ مگر نمازی وہ جو اوپر نماز اپنی کے ہمیش رہنے والے ہیں۔

اور دوسری جگہ اسی نماز کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ ۵۳ انعام

ترجمہ۔ اور مت ہانک دے ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہیں منہ اس کا۔ نہیں اوپر تیرے حساب ان کے سے اور نہ حساب تیرے سے اوپر انکے

Marfat.com

کچھ۔ پس مت ہانک دے ان کو۔ پس ہو جاوے تو ظالموں سے۔"

اس آیت سے ایسی عبادت ثابت ہوتی ہے جس سے معبود کا تصور دیکھنا ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ

ترجمہ:۔ کیا نہیں بنائی ہم نے واسطے ان کے دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ اور دکھائیں ہم نے اس کو دو راہیں:۔

ان دو راہوں سے مراد ایک ذکر لسانی علم دعوت مراد ہے۔ اور دوسرا ذکر چشم یعنی ذکر تصور مراد ہے۔ ایک معبود کا نام لینا، اور دوسرا معبود کا چہرہ دیکھنا۔ دونوں ذکر قرآن سے ثابت ہیں۔ حدیث قدسی ہے:۔

"اُنْظُرْ اِلٰی وَجْهِ الْعَلِیِّ عِبَادَةٌ"

ترجمہ:۔ "دیکھنا طرف چہرے علی کے عبادت ہے"

پس اگر کوئی سالک ان دو عبادتوں یعنی نمازوں میں سے کسی ایک پر قائم ہے تو اسے بے نماز بموجب آیت مندرجہ بالا مت ہانک دے ان لوگوں کو یا بے نماز کہنا گناہ عظیم ہے۔ اور ایسا کہنے والا شخص ظالموں کی صف میں شمار ہوگا۔ بلکہ عارفوں کے نزدیک اس ذکر کی فضیلت اتم درجہ افضل ہے، جیسا کہ حضرت مولوی مولانا رومؒ کا ارشاد ہے:۔ ؎

پیر کامل صورت ظلِّ الٰہ
یعنی دید پیر دیدِ کبریا

تو ان دونوں اذکار کا ثبوت ربوبیت، نبوت اور ولایت سے ملتا ہے۔

Marfat.com

پس ذکر دوم کے کرنے والا اپنی ہستی کو مطلوب کی ہستی میں فناہ کر دیتا ہے۔ اور بے خود ہو کر باخدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس پر جذب و مستی کی کیفیت وارد ہو جاتی ہے اور وہ نفئ ماسوا اللہ کے نور سے معمور ہو جاتا ہے۔ اور عارف کامل کے اس شعر کے مصداق ہو جاتا ہے ؎

چیست سجدہ ہستی خود را سوختن
بر درِ حق نفس خود را کوفتن

؎ نماز زاہداں سجدہ سجود است
نماز عاشقاں ترکِ وجود است ۔ مولانا روم

چہارم۔ روزہ:۔ روزہ کے لفظی معنی ہیں ”اس کا روز“ تلاوت الحروف کرنے سے معنی اخذ ہوئے کہ روز معنی دن اور ہ معنی اس کا۔ یعنی روز بمعنی اس کا دن یعنی اللہ کا۔ کیونکہ جب انسان روزہ رکھتا ہے تو وہ سارا دن اور تمام خواہشات اللہ پر قربان کرتا ہے کہ آج میری تمام حرکات و سکنات کا صادر ہونا اور بھوک پیاس خواہشات کا ترک کرنا اللہ کیلئے ہے۔ اور دیگر دنوں کی نسبت اس دن اپنے اوپر اللہ کی حضوری زیادہ تصور کرتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا اور سمجھتا تو اس کا روزہ باطل ہے۔ چونکہ انسان میں اللہ کی ذات بشکل روح موجود ہے۔ لہٰذا اللہ بے نیاز ہے ہر شئے سے تو اس نے اپنی ذاتِ بے نیازی انسان پر ثابت کرنے کے لئے روزہ فرض کیا کہ اگر یہ بھی ان دنیاوی خواہشات کو ختم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ ان سے بے نیاز ہو کر بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ پس روزہ میں ایک ایسی عبادت کی طرف اشارہ ہے جو کہ ذاتی عبادت ہے جس کا کہ ثبوت صفت میں رہ کر ذات نمایاں کر رہی ہے۔ کیونکہ

Marfat.com

ترک خواہشات عبودیت کا خاصا نہیں ہے، بلکہ ربوبیت کا ہے۔ لہٰذا روزہ دار عین فناہ فی اللہ ہوتا ہے، اس لئے حدیث قدسی ہے کہ :۔

"اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ"

"روزہ ڈھال ہے"

ڈھال صرف اللہ ہی ہو سکتا ہے بندہ نہیں چونکہ روزہ کے وقت روزہ دار پر صِبْغَةُ اللّٰهِ کا پہرہ وارد ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ ہر طرح سے خدا کی پناہ میں ہوتا ہے۔ اور اس وقت جو کچھ اپنی زبانِ سیف سے کہتا ہے۔ آناً فاناً قبول ہوتا ہے۔ اس لئے اولیائے عظام وانبیاء علیہم السّلام اکثر روزہ دار رہتے ہیں۔ پانچ ارکان اسلام میں روزہ کی اہمیت کلمہ کے بعد آتی ہے۔ اور یہ وہ عبادت ہے جس سے روحانی منازل میں ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے قرآن مجید فرقانِ حمید میں جس قدر روزہ کی وضاحت کی گئی ہے، اور کسی عبادت کی اتنی نہیں۔ روزہ کی حقیقت کو صرف کامل انسان ہی سمجھ سکتا ہے۔

پنجم۔ حج :۔ حدیث قدسی ہے کہ حج گناہوں کو ایسے دھو ڈالتا ہے جیسے پانی میل کو۔ یعنی نبیؐ نے حج کو پانی کی نسبت دی ہے۔ اور پانی کی جب حقیقت دیکھی تو نور ثابت ہوا۔ اور قرآن مجید فرقان حمید نے فرمایا کہ ہر شئے پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پیدا کرنے والی شئے کا مقام مقامِ خالق ہے۔ لہٰذا حج مقام نور ہے۔ اور وہ اس طرح سے کہ حج سے پہلے مخلوق اپنے خالق سے حجاب میں ہوتی ہے۔ جب عام انسان اپنے نبیؐ سے وابسطہ ہوتا ہے تو نبیؐ اسے خالق کا شعور بخشتا ہے۔ یعنی اس کے حجابات دور کرتا ہے، اور عبودیت سے نکال کر ربوبیت یعنی روحانیت میں لاتا ہے

Marfat.com

اور روحانیت ہی وہ نورانی سمندر ہے جس میں استغراق کرنے سے انسان کی تمام دنیاوی آلائشیں دھل جاتی ہیں۔ اور وہ ایسے ہوجاتا ہے جیسے آج پیدا ہورہا ہو۔ سب سے بڑا اس کا یہ حجاب دور ہوجاتا ہے کہ پہلے وہ اپنے آپ کو بدن سمجھتا تھا۔ اب وہ روح سمجھتا ہے۔ اور یہی وہ حجاب ہے جس نے کروڑوں انسانوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے۔ اور وہ اعلیٰ ہوکر پستی میں مبتلا و غم و الم ہیں۔ جن کا یہ حجاب دور ہوجاتا ہے۔ اصل میں حاجی کہلانے کے وہ لوگ مستحق ہیں۔

Marfat.com

باب سوم
مراقبہ

مراقبہ :۔ بمعنی مڑنا۔ رکنا۔ دیکھنا۔ پہنچنا۔ انتقال کرنا۔ غیب کی دنیا میں سیر کرنا پوشیدہ کو ظاہر کرنا۔ ایک ہستی سے دوسری میں فناہ ہونا۔

مرا۔ اپنا۔ قبہ۔ قبر یعنی وجود۔ مرا۔ قبہ۔ میرا۔ وجود۔

مرا۔ روح۔ قبہ۔ بدن۔ مراقبہ۔ روح وبدن کی پہچان۔

بدن سے خارج ہو کر روح میں رسائی حاصل کرنا۔

کس نے کس کا مراقبہ کرنا ہے؟ صفت نے موصوف کا مراقبہ کرنا ہے۔

کن کن مقامات کا مراقبہ۔ آیت۔

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ۲۴

ترجمہ :۔ پس جس نے دیکھ لیا، دیکھ لیا ذات اپنی کو اور جو اندھا رہا پس اوپر اپنے اندھا رہا۔ مراقبہ ۱

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ ۵۵

ہم تمہاری رگِ گلو سے قریب ہیں۔ پس کیوں نہیں دیکھتے۔ مراقبہ ۲

هُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ۔ ۵۷

”جس جگہ تم، اس جگہ ہم“ مراقبہ ۳

هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ۔ ۵۷

”وہی اوّل وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن“ مراقبہ ۴

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

”پس جدھر تم دیکھو پس چہرہ اللہ کا“ مراقبہ ۵

Marfat.com

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ [۱]

"اور یاد کر نام رب اپنے کا اور منقطع ہو جا طرف اس کے ہر انقطاع ہونیوالے سے"۔ مراقبہ ۲

فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝

"یں تمہارے نفسوں میں کیا پس نہیں دیکھتے تم"۔ مراقبہ ۳

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ ۔

"یاد کر نام رب اپنے کا جب بھول جائے خود کو"۔ مراقبہ ۴

اللہ تعالیٰ کے یہ وہ ارشادات ہیں جن سے صفت کو موصوف نے اپنی طرف راجع کیا ہے۔ انہی کا نام مراقبہ ہے۔

طریقہ مراقبہ:- عالم ناسوت اور عالم ملکوت یعنی عالم ارواح اور عالم اجسام ان دونوں کے ایک دوسرے میں اتصال کا نام مراقبہ ہے۔ روح جب بدن میں آئی تو اس کا تعلق دو عالم یعنی روح اور جسم سے ہو گیا۔ جبکہ پہلے صرف روح ہی سے تھا۔ اب وہ جسم میں آکر اس طرح سے ملبوس ہوئی کہ اپنی اصل کو بھول گئی۔ یعنی اپنے آپ سے اوجھل ہو گئی۔ قفس عنصری میں مقید ہو جانے کے سبب اس کی روحانی پرواز محدود ہو گئی اب نے ایسا طریقہ اختیار کرنا ہے کہ اپنی اصل کو پالے۔ اب وہ بدن کو بھلا کر روح کا تصور قائم کرے گی۔ یعنی ارادے میں دیدارِ روح کا مقصد ہو گا۔ اور نشان یعنی تصور جسم کا ہو گا۔ کیونکہ مقام کو حاصل کرنا ہے مگر مکان سے۔

اب اس کا طریقہ یہ ہو گا کہ مراقبہ کرنے والا اپنی نظر کو تصور پر قائم کرے گا، تو اس کی موہوی شکل غائب ہو جائے گی۔ اور معنوی ظاہر ہو گی۔ آنکھ جب ساکن ہو گی تو وجود غائب ہونا شروع ہو جائے گا، اور روح ظاہر ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور جب

Marfat.com

ڈیلا حرکت کرے گا، تو روح غائب ہوگی، اور وجود ظاہر ہے، روح کو دیکھنا مقصود ہے۔ آنکھ کو کسی تصوّر پر مرکوز کرنا ہوگا۔ اور وہ تصوّر تصوّرِ شیخ ہوگا۔

اور وہ تصوّر، تصوّرِ شیخ لیا جاتا ہے۔

طالب کو چاہیئے کہ تنہائی میں بیٹھ کر پہلے لَآ اِلٰہَ سے اپنی نفی کرے اور پھر اِلَّا اللہ کہہ کر اپنی صورت کو مرشد کی صورت میں محو کرے۔ اور آنکھ کی ٹکٹکی صورتِ مرشد پر اس طرح مرکوز کرے جیسے کہ آنکھیں پتھر ہوگئی ہوں۔ جب طالب کی اپنی صورت مرشد کی صورت میں بالکل محو ہو جائے، یہاں تک کہ اسے اندر اور باہر مرشد کی صورت دکھائی دینے لگے۔ پھر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کہے، اور مرشد کی صورت عین فناہ فی رسول سمجھے۔ آہستہ آہستہ طالب کے اندر باہر ایک نورانی صورت قائم ہو جائے گی جو اس سے ہم کلام بھی ہوا کرے گی، اور ماضی، مستقبل، حال کی خبریں بھی دے گی، یہی اس کی معنوی صورت یعنی ذاتی صورت ہوگی۔ یہی مراقبہ کی انتہا ہے۔ اور فقر کی بقاء ہے، یہی صورت، صورتِ خدا ہے۔ اور یہاں تک رسائی حاصل کرنا ولی کا مدعا ہے۔

اِنْتَہٰی کَلَامَہٗ۔

Marfat.com

باب چہارم: راہ سلوک میں اللہ تک رسائی حاصل کرنے کے طریقے۔

۱:- علم. عمل. علم دعوت. علم تصوّر

سب سے بڑے دو طریقے ہیں، اللہ تک رسائی حاصل کرنے کے جن کا ذکر قرآن مجید میں جا بجا آتا ہے۔

۱:- **علم دعوت** :- جو لوگ ایمان لائے اطمینان پاتے ہیں دل ان کے اللہ کی یاد میں خبردار ہو ساتھ ذکر اللہ کے اطمینان پاتے ہیں، دل ان کے

۲:- **علم تصوّر** :- وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط ۔

ترجمہ:- مت ہانک دے ان لوگوں کو یاد کرتے ہیں رب اپنے کو صبح و شام اور دیکھتے ہیں چہرہ اس کا۔

علم دعوت سے مراد ہے پکار کر ذکر کرنا جیسے اَللّٰہ ھُو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ بطور تعلقہ۔

اور علم تصور سے مراد اسم اَللّٰہ ذات کے ذاتی نور میں ٹکٹکی باندھ کر غوطہ زن ہونا یا تصور شیخ میں استغراق حاصل کرنا۔ کہ اپنی صورت شیخ کی صورت میں گم کر دینا۔

Marfat.com

۲۔ عملیات روحانی جن سے راہِ سلوک سہل ہوتی ہے

۱۔ طریقہ ۱۔ دوزانو بیٹھ کر سر گردن کمر ایک سیدھ میں رکھے اور نظر اپنے ناک کی نوک پر جمائے رکھے۔ آنکھ نہ جھپکے۔ جب نظر ناک کی نوک پر جم جائے تو محاسبۂ نفس اس طرح سے کرے۔ جب سانس اندر جائے تو اَللّٰہ تصور کرے اور جب باہر آئے تو ھُوْ تصور کرے۔ ہر دو صورتوں میں شیخ کی صورت مدِ نظر رکھے۔ چند منٹ ایسا کرنے سے ایک نور غیر معین آپ کے سامنے نمودار ہونا شروع ہو جائیگا۔ جو آہستہ آہستہ پھیلتا جائے گا۔ حتیٰ کہ آپ کی جسمانی صورت پر محیط ہو جائے گا۔ اور آپ کو اپنا جسم نظر نہیں آئے گا۔ اب آنکھ بند کر لیں آپ کو سات قسم کی تجلیاں نظر آئیں گی جن سے آپ کے دل میں بڑی مسرت و سرور کی کیفیت طاری ہو گی۔ اور آپ کا آنکھ کھولنے کو دل نہیں چاہے گا۔ پھر یہی نور شکلیں بننا شروع ہو جائے گا، اور آپ سے متکلم ہو گا۔

طریقہ دوم ۱۔ آپ زمین پر بستر بچھا کر یا ویسے پیٹھ کے بل لیٹ جائیں، اور ناک کی دونوں کوٹھیوں پر دونوں آنکھوں سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں اور ذکر وہی کریں جو طریقہ ۱ میں درج ہے اس کا بھی نتیجہ وہی نکلے گا۔ لیکن اس میں وجود تھکے گا نہیں، بلکہ اگلی تھکاوٹ بھی دور ہو جائیگا۔

طریقہ سوم ۱۔ آئینہ ایک فٹ چوڑا اور دو یا ڈیڑھ فٹ لمبا لے کر دیوار سے لگا دیں اور دو فٹ کے فاصلے پر بیٹھ کر اپنی دونوں ابروؤں کے درمیان نظر جمائیں، اور آنکھ نہ جھپکے ذکر نفی اثبات لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کریں۔ سو دفعہ نفی اثبات کرنے کے بعد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر اپنے دائیں طرف دیوار پر

Marfat.com

دیکھیں. آپ کو ایک نورانی صورت نظر آئے گی. اور وہ آہستہ آہستہ زیادہ نمودار ہوتی جائے گی. پھر وہی صورت عالم دو ںیا میں آپ کو ماضی مستقبل سے آگاہ کیا کرے گا. اور آپ ہمیشہ خوش وخرم رہیں گے. جس پر نظر جماکر دیکھیں گے ہمیشہ کیلئے آپ کا تابعدار ہو جائیگا. اور کبھی باہر نہیں جائے گا.

طریقہ چہارم :۔ صبح سویرے جب سورج طلوع ہوکر اوپر آجائے کسی صاف جگہ پر جاکر مشرق کی طرف پیٹھ کر کے مغرب کو منہ کر کے کھڑا ہو جائے. ہوشیار باش کی پوزیشن میں نظر کو اپنے سائے کی گردن پر جمائے سایہ قد برابر ہونا چاہیئے. اب اب ذکر پاس انفاس یعنی اَللّٰہ ھُوْ یا نفی اثبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کرے، جب سایہ غائب ہو جائے نظر کو اٹھا آسمان پر لے جائے. وہاں ایک زمین سے آسمان تک نورانی شکل نظر آئے گی جو اس کا اپنا روحانی جثہ ہوگا. اور یہ شکل پھر چند روز میں اسے اپنے دائیں طرف لطیف جثہ میں نظر آیا کرے گی. اس وقت یہ جو ارادہ میں لائیگا پورا ہو کر رہے گا. خواہ ارادہ کوہ قاف میں کیوں نہ ہو.

طریقہ پنجم :۔ اسم اعظم اللہ ذات کا ہے کسی موٹے کاغذ یا گتے یا ٹین کی چادر کو گول کٹوا کر اس کو ماہتابی رنگ کروا اس میں اسم اَللّٰہ کندہ کرایا جائے، پھر دیوار پر اس طرح چسپاں کرے کہ وہ نظر کے برابر رہے. اب درمیانی الف پر نظر جما کر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہے، چند روز میں اسم اَللّٰہ کا تصور آنکھ کی پتلیوں میں کندہ ہو جائیگا. اور آپ جدھر دیکھیں گے اسم اَللّٰہ نظر آئے گا. اور تھوڑی دیر ٹکٹکی باندھنے سے اسم اَللّٰہ سے نور سورج کی طرح نکلے گا جس کی شعاعیں جسم کو محیط کرلیں گے. اور آپ کے سامنے سینکڑوں مرکری بلب جیسے جگ رہے ہوں نظر آئیں گے. جب آنکھ بند کروگے تو جسم میں

Marfat.com

نور کا بحرِ بیکراں نظر پڑے گا۔ اور دل پر نور کی ٹھنڈی فوار پڑے گی جس سے خوشی کی انتہا نہ رہے گی، اور آپ اس نور ذاتی کی برکت سے سیر الی اللہ دونوں جہان کی کریں گے۔ اور ہر مراد آپ کی بر آئے گی۔ کبھی مایوسی نہ آئے گی۔

یہ طریقہ اکثر اولیاء کرام و انبیاء علیہم السلام کا ہے جس کا ذکر سورۃ مزمل میں خود خدا نے اپنے محبوب حضرت محمد صلعم سے کیا ہے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝

ترجمہ:۔ "اور ذکر کر رب اپنے کا اور منقطع ہو جا سب سے انقطاع ہو کر"

لہٰذا یہ طریقہ راہ سلوک افضل ترین شمار کیا گیا ہے۔ اور اس کا فائدہ جلدی اور زیادہ دیکھا گیا ہے۔ اولیاء کرام اسی اسم ذات کو اسم اعظم کا نام دیتے ہیں۔ اور مریدین کاملین کو اسی کا تصور عطا کرتے ہیں جس سے وہ ایک لمحے میں مشرق سے مغرب تک کی سیر کرتے ہیں۔ اور اسی اسم اعظم کے نور کی برکت سے تمام ارواحِ انبیاء و اولیاء سے ملاقی ہوتے ہیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ۔

طریقہ ششم :۔ مرشد کا اپنے مرید کو رُو برُو بٹھا کر اپنے تصرف میں یوں لینا ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں میں اپنی دونوں آنکھیں ڈال کر حبس دم کی مشق کرواتا ہے۔ جس سے مرید پر ایک لاشعوری کیفیت وارد ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اور مشق کی بہتات سے وہ اکثر اپنے آپ کو بغیر وجود کے محسوس کرتا ہے۔ اور مرشد کی صورت اندر باہر اور دائیں بائیں جسم کے مختلف اعضاء پر دیکھتا ہے۔ جس سے کائنات سے انقطاع ہو جاتا ہے۔ اور صرف تصورِ شیخ ہی اس کا شغل سرمدی ہو جاتا ہے۔ پھر وہی صورت اسے عالم دد یا مظاہر میں ہر چیز سے آگاہ کرتی ہے۔ اور وہ روشن ضمیری حاصل

Marfat.com

کرتا ہے۔ اسی سے اس کی پرواز ہوتی ہے۔ مگر یہ طریقہ بہت پرانا ہے جبکہ مریدین کو اپنے مرشد کے پاس بیٹھنے کا وقت کافی میسر آتا تھا۔ اور وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضوری مرشد ہی اختیار کر لیتے تھے۔ اور پھر جب مرشد اجازت نہ دیتا وہ واپس نہیں جاتے تھے۔ آج کل یہ طریقہ اپنانے والے مرید نہیں ملتے۔ آج کل تو آئے اور گئے۔ اتنا وقت کب ملتا ہے، کہ کوئی مرید دس بیس سال مُرشد کی حضوری میں رہ کر راہ سلوک طے کرے۔ لیکن اس طریقہ کو بھی بیان کر دینا مناسب سمجھا ہے۔ اگر کوئی چاہے تو اپنا سکتا ہے۔ یہ طریقہ ولی کی قبر کا تصور رکھ کر بھی کیا جا سکتا ہے، جسے دعوتِ قبر کہتے ہیں۔

Marfat.com

باب پنجم ؛ کشف کے عمل

طریقہ کشف ذاتِ حق:- دو زانو یا مربع شکل یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں ۔ اسمِ ذات یعنی اللہ کا تصور دل میں جمائیں ۔ جب ایک منٹ تک تصور دل پر قرار پکڑ جائے تو اس اسم ذات پر توجہ مرکوز کر کے اِکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ کی ضرب دس دفعہ اسم ذات پر لگائے اور گیارہویں مرتبہ اپنے دل میں اس اسم ذات کو بشکل تجلی تصور کر کے عَنْ حَالِہٖ کی ضرب پانچ دفعہ لگائے ۔ پھر دیکھئے کیا ظہور میں آتا ہے ۔ عمل مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے لکھنے سے دل سیر نہیں ہوتا ۔ یہ گیارہ سو گیارہ دفعہ کریں ۔ اور پھر ارادہ ملاقات و انکشاف ذاتِ حق کا لیکر سو جائے ۔

کشف روح مبارک آنحضرت صلعم:- طریقہ مندرجہ بالا مذکورہ کے مطابق نشست اختیار کریں ۔ پھر اسم مُحَمَّدٌ کا تصور دل میں بٹھا کر دائیں جانب یَا اَحْمَدُ اور بائیں جانب یَا مُحَمَّدُ اور سینہ پر یَا رَسُوْلُ اللہ کی ضرب لگائیں ۔ اس طرح گیارہ سو گیارہ مرتبہ ذکر کر کے متوجہ بہ دل ہو کر سو جائیں ۔ پہلے دن، دوسرے دن، ورنہ تیسرے دن ضرور بر ضرور آنحضرت صلعم آپ سے بالمشافہ ملاقات باسعادت فرمائیں گے، اور آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہے گی ۔ درج شدہ تمام عوامل میرے یعنی حضرت خواجہ محمد معروف کرخی کے آزمودہ ہیں جن میں شک و شبہ کی ذرہ بھر بھی گنجائش نہ ہے ۔

ذکر کشف بزرگ:- جس بزرگ سے ملاقات مقصود ہو طریقہ جات (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

درج شدہ کے مطابق بیٹھ جائے، اور دل میں اس بزرگ کے اسم مبارک کا تصور کرے۔ جب تصور المنور بندھ جائے تو اس بزرگ کا اسم مبارک اس طریقہ سے ورد کرکے ایک ضرب دائیں جانب دوسری بائیں جانب، تیسری سینہ پر اگر صاحب مزار ہو تو اس کی مرقد مبارک پر۔ مثلاً آپ نے حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر مقام رب العلمین کی روح مبارک کا کشف کرنا ہے تو آپ دائیں جانب یا فرید بائیں جانب یا فرید اور سینہ پر یا فرید الحق کی ضرب لگائیں گے۔ اسی طرح یا کرخی دائیں جانب اور بائیں جانب یا کرخی اور سینہ پر یا کرخی الحق کی ضرب لگائیں گے۔ یہ ورد گیارہ سو گیارہ مرتبہ کرکے سو جائیں تین روز متواتر ایسا کریں۔ انشاء اللہ پہلے روز ورنہ تیسرے روز سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بزرگ آپ سے بالمشافہ ملاقات نہ کرے۔ اگر ایسا نہ ہو تو عامل بروز قیامت میرا دامن گیر ہوگا۔

کشف کسی کام کی اطلاع حاصل کرنے کیلئے: دو زانو بیٹھ کر مقصد دل میں رکھ کر یَا خَبِیْرُ دائیں جانب اور یَا خَبِیْرُ بائیں جانب اور یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ دل ہر ضرب گیارہ سو گیارہ مرتبہ ورد کرکے سو جائے۔ تین دن کے اندر اپنے مقصد کو اپنے پر ایسے ظاہر کرے گا۔ جیسے شفاف آئینہ میں چہرہ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

Marfat.com

باب ششم : ذکر بمطابق نقشہ

لَآ اِلٰہَ — اِلَّا اللّٰہُ — اَللّٰہُ

محمد — رَسُوْلُ — اَللّٰہُ — مُحَمَّدُ

طریقہ مراقبہ استغراق :- انسان کامل کو چاہیئے کہ دوزانو یا مربع شکل یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائے۔ پہلے تین مرتبہ حبس دم کرے۔ یعنی سانس کو آہستہ آہستہ اندر کشید کرے، پھر جتنی دیر روک سکے اندر سانس کو روکے۔ پھر آہستہ آہستہ

Marfat.com

منہ کے ذریعے باہر نکالے جب تین دفعہ یہ ہو جائے۔ اب تصور شیخ سامنے لاوے مگر آنکھیں بند ہونی چاہئیں جب تصور سامنے آجائے تو پیشانی پر دائیں آنکھ کے اوپر لَا اِلٰہَ کندہ کرے سنہری الفاظ میں جب پوری طور پر ذکر نفی نظر آنے لگے تو اب بائیں آنکھ پر اِلَّا اللّٰہُ کا اثبات کرے۔ جب یہ پورا نظر آجائے تو اب مُحَمَّدٌ کا تصور بائیں دودھ کے اوپر کرے، اور رسول کا تصور دونوں دودھوں کے درمیان کرے، اور پھر اَللّٰہُ کا تصور دائیں دودھ کی بوبنی پر کرے۔ یہ مراقبہ اسی ترتیب سے پانچ مرتبہ دہراوے۔ عامل پر ایک غیر متعین نور محیط ہو جائے گا جس میں اس پر استغراق کی حالت طاری ہو جائے گی، اور وہ خود رفتہ ہو کر مجلس محمدیؐ میں داخل ہو جائیگا جہاں پہنچ کر وہ ارواح قدسی سے ملاقی ہوگا۔ اور جب مراقبہ سے باہر آئیگا تو خوشی کی انتہا نہ ہوگی۔ اس مراقبہ حضرت خواجہ محمد معروف کرخیؒ قطب الاقطاب کا تجربہ شدہ ہے۔ اس کو جو بھی تصرف میں لائے گا ہژدہ ہزار عالم کے اسرار و رموز اس پر منکشف ہو جائیں گے۔ اور سیر الی اللہ اس ولی پر سہل ہو جائے گی، اور اس کی نظر کیمیا ہو جائیگی، اور مراقبہ کرنے والا ولی گر ہو جائے گا۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

سُلطان عشق کے چار تخت :- لاہوت، جبروت۔ ملکوت۔ ناسوت۔ ناسوت جسم۔ ملکوت۔ جمیع ارواح قدسی و نجسی۔ جبروت، ارواح قدسی۔ لاہوت۔ نُورٌ عَلٰی نُوْر یعنی واصل بحق۔ نور۔ زبان۔ دل۔ روح۔ سر۔ خفی۔ ناسوت۔ ملکوت۔ جبروت لاہوت۔ ہاہوت۔

مقام اول :- ناسوت شریعت۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ زبان سند ہے۔

Marfat.com

مقام دوم :- طریقت ۔ ملکوت ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ دل سے سند ہے ۔
مقام سوم :- جبروت ۔ حقیقت اللّٰہ ۔ از روح سند ہے ۔
مقام چہارم :- لاہوت ۔ سِرّ ۔ ھُوْ ۔ راز سے سند ہے ۔
مقام پنجم :- معرفت ۔ ہاہوت ۔ اَنَا ۔ خفی سے سند ہے ۔
مقام ششم :- گم گشتگی ۔ یہاں پر نہ کہنا نہ سُننا ۔ کچھ نہیں صرف اپنی ہستی میں دونوں جہان کا خاموشی سے مشاہدہ کرنا ۔ اور سوال کا جواب مختصرًا اور فی الفور دینا روا ہے ۔

کامل ولی اللہ اپنے طالبان راسخ کو منزل لاہوت میں غرق کر دیتا ہے ۔ یہاں سے وہ جس شئے کو غور سے دیکھتا ہے ، وہ اسے نور نظر آتی ہے ، اور اس کے آگے سے پردۂ دوئی یعنی الوجود و حجاب الاکبر کا عذاب اتر جاتا ہے لہٰذا نور کو نور دیکھتا ہے ۔ نور سے نور ملتا ہے ۔ نور سے نور ہمکلام ہوتا ہے ۔ اور نور کا نور ہی کام کرتا ہے ۔ اس جگہ پر مرتبہ عابد و معبود ۔ طالب و مطلوب عاشق و معشوق ۔ خالق و مخلوق ۔ صفت و موصوف کا ایک ہو جاتا ہے ۔ اور سالک دریائے وحدت نورانی میں غرق ہو کر ہر طرف سوائے ایک ذات وحدہٗ لاشریک کے کچھ نہیں دیکھتا اس مقام میں دونوں جہان کے خوف خطر ۔ حیات و ممات سے لاخوف ہو جاتا ہے ۔ اور اَنَا الْحَقُّ کی صدا اس سے خود بخود اور ہمہ وقت جاری و ساری رہتی ہے ۔ چونکہ اس مقام پر وہ فائدہ و نقصان اپنی ہی ذات سے منسوب کرتا ہے ۔ غیر کا بادل درمیان سے ہٹ جاتا ہے اور اس کا جسم صاف مغفور ہو جاتا ہے ۔ اس مقام پر سالک کا غیر ناشائستہ عمل بھی

Marfat.com

یعنی فعل بھی عین درست ہوتا ہے۔ اس مقام پر عوام الناس سالک سے بے سمجھی کے سبب مخالفت و دشمنی شروع کر دیتے ہیں۔ مگر یہ چیزیں سالک کیلئے کوئی معنی نہیں رکھتیں کیونکہ اس وقت اس کی مخالفت عین خدا کی مخالفت ہوتی ہے اور خدا کبھی مغلوب نہیں ہوا۔ یہ مقام تصوف میں انتہائی درجہ رکھتا ہے جس پر لاکھوں فقراء میں سے کوئی ایک پہنچتا ہے، اور جو پہنچ جاتا ہے وہ پھر واپس نہیں آتا۔ لیکن یہاں پہنچنا بہت ہی مشکل ہے۔ چونکہ تجربہ شدہ بات ہے، ورنہ تو اس مقام کی پیروی یا خواہش رکھنا بھی ایک مقام ہے۔

Marfat.com

باب ہفتم ذِکر کی دو اقسام

طریقۂ تصور۔ طریقۂ دعوت

۱۔ **ذکرِ صفاتی** :۔ مخلوق کا ذکر صفاتی ذکر ہے۔

۲۔ **ذکرِ ذاتی** :۔ خالق کا ذکر ذاتی ذکر ہے۔

لَآ اِلٰہَ ← اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ ھُوْ کے علاوہ تمام اذکار صفاتی ہیں۔
(Defination of Zakar) یوسفؑ۔ مریمؑ۔ نمل۔ نخل۔ فیل، شمس وغیرہ تمام مخلوق کے زمرے میں آتی ہیں۔ اس لئے ان کا ذکر صفاتی ہے۔

نکتہ (Point) جن لوگوں کو معرفت حق نہیں ہے وہ لوگ صفاتی ذکر کر رہے ہیں۔ اور جن کو معرفت حق حاصل ہے وہ لوگ ذاتی ذکر کر رہے ہیں۔ ابتدا ذکر صفات ہے، اور انتہا ذکر ذات ہے کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ ۰ اس آیت سے دو مقام واضح ہوتے ہیں۔ ایک شے دوسرا اس شے کی اصل۔ تو شے صفت ہے اور اصل اس شے کی ذات ہے۔ تو ہر صفت اپنے موصوف کی طرف رجوع کرتی ہے۔ صفت دو مقام رکھتی ہے۔ صفاتی بھی، اور صفت میں ذات بھی موجود ہے اس لئے ذاتی بھی۔ گو صفت میں خالق اور مخلوق بھی موجود ہے صفت کی انتہا موصوف ہے۔ اس لئے آدم صفی اللہ۔ آدم صفت ہے اللہ موصوف ہے۔ گو انتہا آدم کی اللہ ہے۔ اس لئے اسم اللہ جسم فقیر۔ پس عارف کامل اس

Marfat.com

طرح سے ذکر کرتا ہے۔

لَآ اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ
آدم	اَللّٰہ
نہیں	ہے
نفی ⟵⟶	اثبات

یہ ذکر معنوی۔ یعنی عارف کامل لَآ اِلٰہَ سے نفی ہمہ قسم کر کے اِلَّا اللّٰہ کہہ کر تصور شیخ میں محو ہو جائے پس یہی سیر الی اللہ ہے۔

سلوک کی منازل

(۱) عبودیت۔ (۲) ربوبیت۔ (۳) ذاتیت یا الٰہیت

وجود اصغر وجود اکبر وجود کبریٰ

شعور اور شعور کل:۔ پہلے مقام میں سب کوئی آتا ہے یعنی عوام الناس۔

دوسرے مقام میں صرف اولیا رعظام آتے ہیں۔

پہلی منزل:۔ بدن طالب کی طلب بمطلوب کی معراج۔

نکتہ:۔ سب سے پہلے مرشد کامل مرید صادق کو۔

تحقیق خود کرواتا ہے۔ یعنی خَالِقٌ بَشَرًا اور وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کی تفسیر سمجھاتا ہے۔ جس سے طالب کے سامنے اپنے دو مقام واضح ہوتے ہیں جن کا

Marfat.com

اس کو اس سے قبل پتہ نہیں ہوتا۔ عبودیت یعنی جسم اور ربوبیت یعنی روح۔ اب مرشد کامل بتاتا ہے کہ بدن فانی اور مردہ ہے ( ) اور روح ( ) یعنی زندگی ہے۔ بدن مکان ہے اور روح اس میں مکین ہے کارفرمائی ( ) روح کی ہے۔ اس میں بدن سلطنت ہے اور روح اس میں سلطانِ ملک ہے۔ مرید کو یہ معرفت نہیں ہوتی کہ وہ روح ہے وہ اپنے آپ کو بدن سمجھتا ہے۔ بدن مردہ ہے فانی ہے۔ اس لئے اس کی ( ) یعنی قوت ارادی مردہ ہوئی ہوتی ہے۔ مُرشد کامل اسے بتاتا ہے کہ تو بدن نہیں بلکہ روح ہے اور دلائل و براہین سے ثابت از قرآن کرتا ہے تو زندگی ہے تو بقاء ہے لافانی ہے۔ مرید کو جب علم الیقین ہو جاتا ہے کہ واقعی میں بدن نہیں بلکہ روح ہوں تو پھر مرشد کامل اسے دوسری منزل یعنی روح کیا ہے کی طرف گامزن کرتا ہے

دوسری منزل:۔ روح۔ جب طالب صادق کو یہ یقین محکم ہو گیا ہے کہ وہ روح ہے اب مرشد کامل اسے بتائے گا کہ روح کیا ہے یعنی تو کیا ہے۔

سوال:۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ط

جواب:۔ قُلِ الرُّوْحِ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ہ

یعنی روح کیا ہے، کہہ روح میرے رب کا امر ہے۔

پس ثابت ہوا کہ روح ہی مقام ربوبیت ہے یعنی رب یعنی ذات کی صفت اتم۔

تیسری منزل:۔ جب روح امر ربی ثابت ہو گیا تو ظاہر ہوا کہ روح صفت ہے ذات کی یعنی اللہ کی تو بذات خود تو کچھ نہ ہوئی۔ پس اس نے اپنی اَنا کو

Marfat.com

اُفق میں پھینک دیا اور صفت عین موصوف ہو گئی۔ اسی مقام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں یوں ارشاد فرمایا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۝ ۳۰، ۳۱ حٰمٓ سجدہ

ترجمہ:۔ ”تحقیق جن لوگوں نے کہا رب ہی اللہ ہے پھر ثابت قدم ہو گئے۔ اس بات پر اترتے ہیں اوپر ان کے فرشتے۔ مت خوف کھاؤ اور مت غم کرو، اور خوشخبری سنو، اس جنت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ ہم دوست ہیں تمہارے اس دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں۔“

پس اس مقام پر مرید کامل کی ( ) یعنی اطمینانِ قلب درجہ عنایت و برایت۔ بہایت ہو جاتی ہے اور وہ دونوں جہان کے غم والم سے سرخرو ہو کر محفوظات ہو جاتا ہے یعنی

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

راہ وہ سیدھی ہے جو اپنے گھر کو جاتی ہے۔ جز کا ہر کل اصل ہے اور وہ خالق ہے اسلئے جز کو کل تک جانے کیلئے کسی وقت۔ عمر۔ یا ذات پات یا مذہب وغیرہ شرط ہمہ قسم کی ضرورت نہ ہے صرف راہبر کامل ہو یعنی راہ سیدھی مل جائے۔ ہر چیز کا اپنے کل سے ملاپ جز کی معراج ہے۔ یعنی جز کا کل سے ملنا اور پھر اس سے خارج نہ ہونا دائمی حضوری ہے یہی مقام الی اللہ فنا فی اللہ بقا باللہ ہے جو کہ بغیر طریقت پیر کامل حاصل نہیں ہوتی۔ اسی مقام میں سکون قلب درجہ عنایت نصیب ہوتا ہے۔

Marfat.com

باب ہشتم
پتہ کی بات

ہر جسم میں لا ریب فیہ۔ امر ربی ہے۔ دوئی کا حجاب صرف وجود ہے جب تفکر کی آگ سے اس حجاب کو دور کر دیا تو درمیان میں دوسرا کون رہا۔ خود خدا دونوں طرف کارفرما ہے۔ تسلیم کرتا ہے تو خود کو ان کار کرتا ہے۔ خود کا معبود بنتا ہے تو خود عابد بنتا ہے تو خود۔ نبی مُرسل بنتا ہے تو خود پیروی کرتا ہے تو خود اس میں دوئی کو کوئی دخل نہیں ہے۔ جو دوسرا بنا وہی عذاب میں پھنسا ورنہ حدیث قدسی ہے۔ "مقربوں کے گناہ نامحرموں کی نیکیوں سے عزیز ہوتے ہیں۔ یہاں مقربوں سے مراد بے حجاب صاحب عرفان اولیاء اللہ لوگ ہیں۔ اور نامحرم سے مراد لا بلد بے علم جن کو شناسائی حاصل نہ ہے۔ پس وجود کا پردہ ایک بہت بڑا پہاڑ ہے، جس نے حق تعالیٰ کو چھپایا ہوا ہے۔ پس اس پہاڑ کے اندر یا اگلی طرف بھی وہی صورت دیکھ جو تو قریب اپنے میں دیکھ رہا ہے۔ یعنی روح اللہ بشکل نور تو پھر ہزاروں میلوں کی مسافت طرفۃ العین میں طے ہو جائے گی، اور تیرے لئے دور ونزدیک دن رات۔ خواب و بیداری برابر ہو جائے گی۔

اے طالبِ حق پس تو تنہائی و انجمن میں وجودی پردے کو چاک کر کے بیٹھ اور قدرت کے کرشمے دیکھ تجھ پر کیسے ظاہر ہوتے ہیں۔

Marfat.com

واجد۔ وجود۔ جسم۔ روح۔

روح عین حق ہے۔ روح عین رب ہے۔ روح عین نور ہے۔ روح عین امر ربی ہے۔ روح اللہ ہے۔ روح طاقتِ ربانی ہے۔ فیض یزدانی ہے قدرت عیانی ہے حق تعالیٰ کی ظاہراً نشانی ہے۔

جس نے سمجھ لیا اس نے پالیا، وہ بدل گیا۔ جو بدل گیا اس پر بہار آگئی جس پر بہار آگئی اس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ بلکہ اس کی خزاں بہار میں بدل گئی۔ بہار روح ہے۔ خزاں وجود ہے اس کا وجود نورٌ علیٰ نور ہو جاتا ہے گناہوں سے مغفور ہو جاتا ہے۔ حق میں منظور ہو جاتا ہے۔ وہ وجود بیت المعمور ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

باب نہم انسان کامل

اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ۔ یہ کامل انسان کی صفت ہے.
اور اسی صفت کو باقی ارواح نے سجدہ تسلیم کیا ہے.

انسان ناقص ،۔ جو کہ مقام خلافت سے لابلد ہیں. وہ ناقص انسان کے زمرہ میں آتے ہیں ۔ اور وہ کامل انسان کے پیروکار یا امتی کہلاتے ہیں، کامل انسان بوجہ خلافت فناہ فی اللہ ہوتا ہے .اس کا فرمان منجانب اللہ ہوتا ہے .اسلئے اس کے حکم کی بجاآوری اللہ کے حکم کی بجاآوری ہوتی ہے. اوراس کے حکم کی حکم عدولی عین خدا کے حکم کی حکم عدولی ہوتی ہے ۔

زوال و کمال کامل انسان کی طرف سے صادر ہوتے ہیں،۔ اس ابدی زندگی میں جتنے عروج زوال آتے ہیں کامل انسان کی طرف سے ظہور میں آتے ہیں مثلا جتنے عذاب نازل ہوئے ہیں انبیاء علیہ السلام کی طرف سے نازل ہوئے ہیں. اور جو قوموں کو انعام واکرام عطا ہوئے ہیں. سب انبیاء کی طرف سے. کسی کو شہادت ملی تو کامل انسان کی پیروی میں اور کافر ہوئے تو کامل انسان کی روگردانی سے. قطب و اغیاث کے مراتب ملے تو انسان کامل کی اتباع سے اور گمراہی کی مہریں مثبت ہوئی تو کامل انسان کی نافرمانی سے پس کامل انسان ہی ایک رازوں کا راز ہے. جس کے لئے ارشاد خداوندی ہے،۔

Marfat.com

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ ہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ ہ

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ہ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ہ

وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ ہ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ رُوْحٌ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ہ

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ہ

حیف صد حیف ہے ان لوگوں پر جو کہ مومن و مسلم ہونے کا تو دعویٰ کرتے ہیں۔ اور عظمتِ انسانی سے بے بہرہ ہیں۔ انہیں خاک بھی پتہ نہیں کہ خود انسان نعمت عظمیٰ ہے۔ اور پھر پتہ نہیں کس نعمت کی تلاش میں سرگرداں ہے قرآن مجید فرقان حمید نے کس قدر راز ازلی کو بے نقاب کیا ہے۔ وہ بھی انسان ہیں جو ان اشارات کو سمجھ کر دونوں جہان کے شہنشاہ اور ولایت کبریٰ سے سرفراز ہو گئے اور کائنات کیلئے مشکل کشاء۔ نور الہدیٰ۔ حق نما ہو گئے۔ اور وہ بھی انسان ہیں۔ جو اس مقصد صحیفہ کو سینوں میں رکھ کر دونوں جہان کی خاک چھان رہے ہیں۔ یہ انسان نہیں بلکہ قرآن مجید نے ان کو سورۃ انعام میں ناطق حیوانوں سے بھی بدتر قرار دیا ہے لیکن وہ پھر بھی اس اشارہ ربانی کو نہیں سمجھے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے جن کو مرشد کامل بھی میسر ہے۔ اور تمام اسرار و رموز بھی ان کے سامنے بیان کر دیئے گئے۔ اور وہ اب بھی کہتے ہیں، حاضری نہیں ہوئی۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں مجھے پہلے یہ تو بتاؤ کہ غیر حاضر کون ہے تو ان کے پاس جواب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ غیر حاضر تو پھر ان کا ایمان ہی ہے۔ جو کہ ان اسرار و رموز پر قائم نہیں ہوا۔ ادھر ارشاد خداوندی ہے۔ ”جن لوگوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے“ یعنی صفت عین مظہر موصوف ہے یعنی امر ربی۔ روح ربی عین اللہ کی قدرت ہے

Marfat.com

اس کا غیر نہیں. پھر ثابت قدم رہے ۔ اس کلام پر یعنی اس راز پر اس ہدایت خداوندی پر اترتے ہیں، اوپر ان کے فرشتے اور آگاہ کرتے ہیں، مت خوف کھاؤ، اور مت غم کھاؤ۔ اور خوشخبری سنو، اس جنت کی جس کا وعدہ دیئے گئے ہو۔ ہم دوست ہیں تمہارے اس دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں اب سے آگے کون سا راز تھا. جو خدا نے چھپالیا. اور کون سی نعمت تھی جو آپ کے سپرد نہ کی، شرم کا مقام ہے کہ اتنی بڑی دولت خداوندِ قدوس نے دے کر اس کا حصول کا طریقہ بھی بتا دیا۔ اب جو لوگ دینی و دنیاوی احتیاج کا شکوہ کرتے ہیں وہ ظالموں کی صف میں ہیں، اور کاذبوں میں شمار کیئے گئے ہیں کہ سب دولت گھر میں آگئی، اور وہ دربار خدا تعالیٰ کا شکوہ کرتے پھرتے ہیں. انہیں کے بارے قرآن مجید میں ناشکرا کا اشارہ ہے۔" یہ لوگ خدا کے دشمن ہیں نہ کہ دوست یہ ہمیشہ اپنی خواہشات کے غلام اور بدحواس دونوں جہان میں ذلیل وخوار رہتے ہیں۔ اور دن میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کا پیغام آتا ہے مگر وہ گونگے، بہرے اور اندھے ہو چکے ہیں، ان قلبوں پر بے خبری کی مہریں ثبت ہو گئی ہیں. وہ نہیں رجوع کرتے۔ اور کتنے خوش بخت ہیں وہ لوگ جو حزبُ اللہ، اللہ کے گروہ میں داخل ہو گئے یعنی کسی کامل انسان سے مل کر اس رازِ قدیمی کو پا کر دونوں جہان کے بارے سرخرو ہو گئے اور ہمہ وقت قرب خداوندی کی نعمت سے سرفراز ہو گئے. یہی وہ لوگ ہیں۔

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (احزاب)

Marfat.com

باب دہم — حقیقتِ روح

احدیت جب وحدت میں ظاہر ہوئی تو نور اللہ نے اپنا نام نور محمدی رکھا۔ پھر وحدت سے واحدیت کا مقام پیدا ہوا۔ نور محمدؐ سے باقی ارواح پیدا ہوئیں۔ پھر ارواح میں سوال پیدا ہوا کہ روح کیا ہے۔ یعنی اپنی حقیقت کہاں ہے؟ چونکہ اللہ بھی روح اعظم ہے تو روحِ اعظم نے باقی ارواح سے کہا آپ پہلے اپنا رب تسلیم یعنی پیدا کرنے والا تسلیم کریں۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ۔ کہا۔ باقی ارواح نے سوائے چند ایک کے تمام نے قَالُوْا بَلٰی کہا۔ پھر اللہ نے اس راز کو بتانے کیلئے یہ کائنات بنائی، اور پھر مٹی کا پتلا تیار کر کے ان تمام ارواح میں سے ایک کو اس ڈھانچے میں ارسال کر دیا۔

وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ۔ اور پھر سب روحوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا، اس سے تمام ارواح کی عظمت و حقیقت واضح ہو گئی کہ دراصل یہ تمام ارواح میرا ہی حکم ہے، یعنی امر ربی، پس ظاہر ہو گیا کہ روح طاقتِ ربانی ہے۔ اس کا غیر نہیں ہے۔ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ۔ جن روحوں نے اس راز کو نہ سمجھا وہ کافر ٹھہریں، اور غفلت کے پردہ میں آ کر جدائی کے چنگل میں ابھی تک پھنسی ہوئی ہیں۔ اللہ نے فرما دیا ہے میں نے عطا کیا تم کو ذکر تمہارا، اور تم اپنے ذکر سے یعنی اپنی ہستی سے انکار کئے بیٹھے ہو۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

Marfat.com

یعنی جس نے اپنی ذات کو پہچان لیا. اس نے اپنے رب کو پہچان لیا، اور پھر رب بھی صفاتی مقام ہے اللہ کا یعنی اللہ کے یکصد نام ہیں جن میں ننانوے نام صفاتی ہیں، اور اللہ نام ذاتی ہے. دراصل رب روح کا دوسرا نام ہے یعنی امر ربی. تو قرآنی واحادیثی براہین ودلائل سے یہ ثابت ہے کہ انسانی روح خدا کی قدرت ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں. مگر روح کے بھی مراتب ہیں مثلاً نباتاتی روح. جماداتی روح حیوانی روح. انسانی روح. مگر یہ یاد رکھیے کہ انسانی روح سب سے افضل روح ہے. اور پھر انسانوں میں جو صاحب معرفت روح ہے وہ انسانوں میں افضل ہے. یعنی ہر روح، روح ہے مگر ہر روح خلیفۃ اللہ نہیں. خلیفہ کا معنی ہی صاحب عرفان روح ہے، روح انسان کے اندر ایک رسّی ہے اللہ کی جس کو خود خدا تعالےٰ نے حبل اللہ کے نام سے ارشاد فرمایا ہے. اسی رسّی کو محکم پکڑنے کا حکم صادر ہوا ہے. تاکہ ہر انسان اسی رسّی کو پکڑ کر اپنی معراج تک پہنچ سکے. روح مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ہے روحِ انسانی بہت بڑا خزانہ ہے، اور یہ خزانہ خدا کا خزانہ ہے. یہ خزانہ ہر کسی کے پاس ہے مگر اس خزانہ سے لاکھوں. کروڑوں میں سے کوئی ایک واقف ہے. روح خدا کی قدرت ہے. روح خدا کی معرفت ہے. روح خدا کی شان ہے. روح خدا کا رسول ہے. روح خدا کا پیغام ہے روح خدا کا نور ہے. روح خدا کا ظہور ہے. روح خدا کا امر ہے. روح عین مظہرِ ذات ہے. روح کا دیدار عین خدا کا دیدار ہے، جس نے روح کو پالیا اس نے خدا کو پالیا. یہ بہت بڑا راز تھا. جو میں نے آپ پر افشاں کر دیا ہے.

وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ

Marfat.com

باب گیارہ — عمل حضوری روح

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ج

کیا نہیں دیکھا تو نے طرف رب اپنے کے کیسے پھیلایا ہے سایہ کو۔

وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ج

اور اگر چاہتا کر دیتا اس کو ساکن۔

ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ۴۵/۲۵ پارہ ۱۹

پھر کیا ہم نے سورج کو اوپر اس کے نشانی۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ ۴۶/۲۵ پارہ ۱۹

پھر کھینچ لیا ہم نے اس کو طرف اپنی کھینچنا آہستہ آہستہ۔

وَنَسْكُنْ يَا ظِلُّ وَالتَّعْنِيْ بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ۝

اور ساکن ہو جا اے سائے اور تابع ہو جا بطفیل اس کلام کے۔

طریقہ: کسی ایک الگ کمرہ میں جس جگہ عام آمد و رفت نہ ہو شمالی دیوار میں بلب کمر کے پیچھے لگائیں، اور جنوبی دیوار پہ اپنے قد برابر سایہ کر کے گردن پر نظر جما دیں، اور یہ عزیمت ۳۶۰ مرتبہ پڑھیں۔ دوران عمل آنکھ بار بار نہ جھپکیں، بلکہ بالکل ہی پلک نہ ماریں۔ آپ کا سایہ جیسا کہ

Marfat.com

آیت کے ترجمہ سے واضح ہے سکڑتا آئے گا حتیٰ کہ ایک نورانی صورت تیار ہو جائے گی، اور پھر وہی ہو بہو آپ کی شکل میں متشکل ہو کر آپ سے متکلم ہو گی اسی کا نام لامکانی صورت ہے اسی کو ہندی میں ہمزاد اور انگریزی میں (کہتے ہیں. پس یہی آپ کی تکمیل ہے۔

Marfat.com

باب بارہ ولایت یا نبوت ازلی ہوتی ہے

ولایت یا نبوت کا مجاہدہ وریاضت سے کوئی تعلق نہ ہے۔ بلکہ یہ جس کو بھی عطا ہوتی ہے "وہبی ہے"، نہ کہ کسی مثلاً آدمؑ نے کون سی عبادت ریاضت یا مجاہدہ کیا تھا، نوحؑ سے لے کر پھر یوسفؑ۔ حضرت عیسیٰؑ تین روز کے تھے جب مریمؑ اپنے قبیلہ میں آئی، وہ لوگوں سے پنگوڑا میں متکلم ہوئے۔ اب اس نے کونسی عبادت نفلی یا فرضی یا دیگر اور اور وظائف کیئے تھے۔

اسی نبی آخر الزمان حضرت محمدؐ کے معجزات تولد ہونے سے قبل ہی ظہور میں آنے شروع ہو گئے تھے۔ پھر بچپن کا بھی سب کو پتہ ہے۔

اَب آیئے ولایت کی طرف حضرت علیؓ کی پیدائش کی کرامات دیکھیئے۔ خانہ کعبہ میں ہوئی ہے، اور والدہ محترمہ کی تکلیف کے پیشِ منظر دیوار شک ہو گئی۔ کتنا بڑا معجزہ وکرامت ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا رمضان شریف میں دودھ نہ پینا، اور حصول تعلیم کیلئے جاتے ہوئے ڈاکوؤں کے سرغنہ ڈاکو کو مسلمان کر کے شرفِ ولایت سے نوازنا۔ مجدد الف ثانیؒ کے متعلق حضرت باقی باللہ کی پیشگوئی کہ اس خطہ میں اتنا عرصہ بعد ایک ولی کامل پیدا ہوگا۔ جو وقت کا مجدد ہوگا۔

اب دور نہ جایئے میرے ایک رشتہ میں ماموں شاہ محمدؐ کے گھر میں

Marfat.com

۹ لڑکیاں تھیں مگر لڑکا نہ تھا۔ اس کی بیوی مسماۃ امام سین نے جب کہ میری عمر ابھی دس گیارہ سال کی تھی، عید کے روز مجھ سے تین دفعہ کہلوایا کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہو میں نے تین دفعہ کہا، اور اس کے ہاں یکے بعد دیگرے چار لڑکے ہوئے جو ابھی تک بقیدِ حیات ہیں۔ اسی طرح بچپن میں ہی لوگ مجھ سے جنوں کا علاج کروایا کرتے، اور ان کو شفاء بھی ہوتی جبکہ میں ابھی جنّوں کا فلسفہ بھی نہ جانتا تھا۔ اسی طرح دیگر اور بہت سے واقعات ہیں جو توحید کو سمجھنے سے قبل کے ہیں، اور پھر جب نقطۂ توحید سمجھ میں آیا تو پھر تو بات ہی کچھ اور بن گئی۔ اب تو کُنْ اور فَیَکُوْن والا معاملہ ہوا۔ پس اگر تجھ پر یہ راز حقیقت افشاں ہو جائے تو، تو ارادۃً وہ کام سرانجام دے سکتا ہے جو ایک بے خبر انسان سے بلا ارادی ظہور میں آ رہا ہے۔ اسی بات کی تصدیق اس واقعہ سے واضح ہو جائے گی۔

عاشقِ رسول فناہ فی الذات سرتاج اولیاء ازل وابد حضرت طیفور شامی بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ کے معنی منکشف ہوئے اور اپنی حقیقت کا علم وانکشاف حاصل ہوا تو جناب باری میں عرض کی کہ الٰہی میں اتنی مدت حیران وپریشان رہا تمام عمر مجاہدات میں صرف کی اب آنکھ کھلی تو دیکھتا ہوں کہ مجھ میں اور تمام مخلوق میں کچھ بھی فرق نہیں، اِدھر اُدھر ایک حقیقت ہے۔ پس مجھ کو اس کوشش سے کیا فائدہ ہوا جبکہ میں کسی طرح کا فرق وامتیاز اپنے آپ میں نہیں پاتا۔ حکم ہوا کہ یہی فرق ہے کہ تجھ پر یہ بھید کھل گیا، اور دیگر اس سے محجوب ہیں۔ ورنہ خلقت سب کی ایک ہے۔

Marfat.com

رُباعی

ساقی وہی ہے مے کش وہی ہے مینا بھی وہی ہے
گویا وہی ہے شنوا وہی ہے بینا بھی وہی ہے
آدم وہی ہے بندہ وہی ہے مولا بھی وہی ہے
ہے بھی وہی تھا بھی وہی ہے ہوگا بھی وہی ہے

❋

فریدی ماہیا از کرخی

ساوے ون بابا — وانگ مدینے دے وسے پاکپتن بابا۔
ٹھنڈی نانڈی چھاں بابا — توں مینوں رب وِسیا کیتا سجدہ تاں بابا۔
دھماں وِچ جگ پئے گئیاں — سب در چھڈ بابا تیرے در اُتے بہہ گئیاں
تیرے روضے دا نور بابا — اساں تینوں وِچ ویکھیا لوکاں واسطے دُور بابا۔
تیرے راہ وِچ راہ بابا — واصل ہویا ندی لگی توڑ نبھاہ بابا۔
تیرے رنگ وِچ رنگ ہویاں — نام میں تیرے دی بابا صاحب ملنگ ہویاں۔
تیری یاد وِچ یاد بابا — جدوں دا توں ملیا رہندی ہر دم شاد بابا۔
قصے تیرے میں جوڑ دِتے — بھر بھر لپ بابا تیرے دَر تے توڑ دِتے۔
تیری شان قدیمی اے — جنہاں تینوں رب منیا پایا رتبہ عظیمی اے۔
دتے پیر بنا بابا — جنہاں شک کڈھ کے تے تینوں منیا خدا پایا۔

در آئے نوں موڑ داناں
باباجی دا فیض وڈا خالی کسے نوں ٹور داناں

جگ سارا ای جاندا اے
بابا فرید سیو ساڈے کرخی دے ہاں والے

ایویں دنیا نہیں بھل پئی اے
تیرا در ربدا جتھے جنت کھل گئی اے

جگ سارا بھلا چھڈیا
جدوں دا کرخی تو بابے پردہ ہٹا چھڈیا

تیرا نام وصبائی جاندی
آئے سجناں نوں تیرا فیض پہنچائی جاندی

مہندی سگناں دی لائی اے
صورت تیری بابا اساں خوب پکائی اے

ساٹوں تیرا اے چا چڑھیا
او جیوے ہادی سوہنا جس باہنوں اے آ پھڑیا

دل تیرے نال جوڑ دتا
جس وچوں غیر دسے اساں شیشہ اوہ توڑ دتا

دیسی لے روں بابا
جس پاسے ویکھدا ہاں مینوں دسنائیں توں بابا

پانی لگ گیا باگاں نوں
بابے جگا چھڈیا میرے ستے ہوئے بھاگاں نوں

کوئی خبراں نے رات دیاں
پچھ لئے توں کرخی توں گلاں بابے دی جھات دیاں

ستے لیکھ جگائی جاندا
چوراں نوں پھڑ پھڑ کے بابا قطب بنائی جاندا

گلاں بابے دے راز دیاں
نکراں والیاں نوں دسے ساز۔ آواز دیاں

کوئی ڈونگا اے کھوہ بابا
پردہ وجود والے رب وسدا اے روح بابا

کوئی بدلاں دی چھاں بابا
ہوندی دونویں پاسے اک مرضی گل بندی اے تاں بابا

کوئی تیگاں دو دھاریاں نے
ڈبیاں برساں دیاں بابے پل وچ تاریاں نے

کوئی تارڑی تے تاڑی اے
بابے نے کرخی دی لگی ازلاں دی یاری اے

دلی جوت جگا لئے
نقشہ مرشد دا وچ من دے پکا لئے

ایہنوں کہندے نے سی حرفی
عشق فرید آں دا دتا ماہیا بنا کرخی۔

Marfat.com

باب تیرہ ترتیب کائنات

نجم + رمل = جفر

آسمان + زمین = کونین

علم = عمل

علم اور عمل دونوں ایک ہی چیز ہیں. جس لفظ میں وہی حرف ہوں جو دوسرے میں ہیں ان کا مطلب ایک ہوتا ہے. مثلاً علم میں. ع. ل. م اور عمل میں ع. م. ل، وہاب. باہو. جادو. دوجا. السّلام وعلیکم، وعلیکم السّلام وغیرہ علم عین عمل ہے. عمل عین علم ہے، مشکل عمل ہے، جس نقطے سے معرض وجود میں آئی ہے، اس نقطہ، شعور کو علم کہتے ہیں. شعور یعنی علم ازل ہے. اس لئے ہر شے علم سے معرضِ وجود میں آتی ہے. جس آدمی میں شعور نہیں ہوتا وہ کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ اب آپ کے سامنے آپ کی اپنی ہی شکل موجود ہے اس میں تبدیلی لانے کیلئے علم کی ضرورت ہے، تاکہ اس کی حقیقت آپ کو نظر آئے. جب آپ اس شکل کو دوسری شکل میں لے جائیں گے تو یہ اس کی ابدی شکل کہلائے گی، ہر چیز کی ابتداء ازل ہوتی ہے اور انتہا ابد ہوتی ہے. جب انسان کسی چیز کی حقیقت میں جاتا ہے تو اس کا راز اس پر منکشف ہو جاتا ہے، اور وہ چیز زبان حال سے گویا ہو کر

Marfat.com

عامل سے متکلم ہوتی ہے اور اپنا تعارف بھی خود کرواتی ہے۔ اس طریقہ میں انسان کامل آلہ اور اس میں موجود طاقت دونوں کا کام خود سر انجام دیتا ہے۔ یعنی ساز اور سازندہ خود ہوتا ہے۔ اس کے برعکس سائنس کے ذریعے بھی چیزوں کا حال معلوم کیا جاتا ہے سائنسدان پہلے کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے بعد ایک آلہ تیار کرتا ہے پھر اس میں برقی یا ایتھری طاقت پھونکتا ہے۔ پھر اس سے کام لیتا ہے، مثلاً لاہور سے کراچی بات کرنے کیلئے ایک سائنسدان لاہور سے کراچی تک پہلے ٹیلی فون سسٹم تیار کرے گا۔ پھر اس میں برقی یا ایتھری طاقت ڈالے گا۔ تب جا کر بات کرنے کے قابل ہو گا۔ مگر اس کے برعکس ایک کامل انسان جس کو ولی اللہ کہا جاتا ہے، بغیر کسی دیگر ذریعہ کے لاہور سے کراچی تک اپنی روحانی طاقت سے بات کر سکتا ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ نے دو صد بیس میل کے فاصلہ پر ساریۃ الجبل یعنی پہاڑ جبل پر ساریہ سے بات کی۔ پس ثابت ہوا کہ سائنسدان بات کرنے کیلئے مادہ یعنی آلہ کا محتاج ہے، اور ایک کامل انسان اس مادہ یعنی آلہ سے لا یحتاج ہے محتاج آدمی لا یحتاج کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ اور وہ لوگ کتنے فاتر العقل د) انسان ہیں جو کہ سائنس یعنی آلہ کو سائنسدان یعنی آلہ بنانے والے پر فوقیت دیتے ہیں۔ سائنس کو پوجتے ہیں، اور سائنسدان کو نہیں پوجتے۔ ان کو یہ شعور نہیں ہے کہ کوئی نئی چیز نہیں بنتی بلکہ ہر بننے والی چیز پہلے موجود ہوتی ہے مثلاً مٹی نہ ہو تو پیالی کیسے بنے۔ پانی نہ ہو تو بجلی کیسے بنے خالق نہ ہو تو مخلوق کیسے بنتی۔ پس ثابت ہوا کہ صنعت اور موصوف ایک ہی وقت سے ہیں۔ طالب اور مطلوب۔ عابد اور معبود۔ شاہد اور مشہود۔

Marfat.com

مقصد اور مقصود ، خالق اور مخلوق ، سورج اور دھوپ ، معارف اور معروف ایک ہی وقت سے ہیں ، پس صاحب کمال انسان وہ ہے جس نے اپنی حقیقت کو جانا اور پھر اس حقیقت کو کائنات سے ٹیلی پیتھی کیا ۔ پھر تسخیر کائنات کا حامل ہوا ۔ مگر یہ کام سوائے رہبر کامل کے سرانجام نہیں دے سکتا ۔

"پانی اپنی سطح ہموار رکھتا ہے"

پانی بجلی ہے ۔ بجلی برق ہے ۔ برق براق ہے ۔ براق جبرائیلؑ ہے ۔
جبرائیلؑ روح ہے ۔ روح نور ہے ۔
لہٰذا نور اپنی سطح ہموار رکھتا ہے ۔

ہر شئے اپنے اصل کی طرف مڑتی ہے ۔ سے مراد ہر شئے اصل مقام رکھتی ہے ۔ یعنی وزن ۔ اب ہر روح نور ہے ۔ صفتِ الٰہیہ ہے ۔ صفت جب اپنے موصوف سے بصورت عبادت رجوع کرے گی تو اس میں موصوف کی آمد بشکل تجلی شروع ہو جائے گی ، اور صفت میں "من الرّوحی" ، یعنی جوہر حیات بھرنا شروع ہو جائیگا ۔ اور اس وقت تک وہ بھرتا رہے گا ۔ جب تک کہ صفت اور موصوف کا پلڑا برابر نہ ہو جائے گا ۔ یہاں برابر سے مراد دوئی کا دور ہونا ہے ۔ اور دونوں طرف ایک ہی کا در مقام مکمل ثابت ہونا ہے مثلاً ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آدمُ صَفِی اللّٰہ ۔ پلڑا برابر ہے چونکہ دونوں طرف موصوف ہے صفت صرف پردہ ہے جب چاک کیا موصوف نظر آیا ۔ اب اَطِیْعُ اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ہوگیا ۔

Marfat.com

باب چودہ

طریقۂ بیعت
برائے پیرِ طریقت

بیعت کرنے اور ہونے کا حکم از قرآن۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ج پ۲۶ سورۃ فتح

ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تیری سوائے اس کے نہیں کہ بیعت کرتے ہیں اللہ کی۔ ہاتھ اللہ کا اوپر ہے ہاتھوں ان کے۔

(۲) لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۙ پ۲۶ سورۃ فتح

ترجمہ۔ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مسلمانوں سے جس وقت کہ بیعت کرتے تھے تجھ سے نیچے درخت کے یعنی کیکر کے پس جانا جو کچھ بیچ دلوں ان کے کے تھا پس اتاری تسکین اوپر ان کے اور ثواب ان کو فتح نزدیک کا۔

(۳) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ پ۲۸ الممتحنۃ

Marfat.com

ترجمہ:۔ اے نبیؐ جس وقت کہ آویں تیرے پاس عورتیں بیعت کرتی ہوئی اوپر اس بات کے کہ نہ شریک لاویں ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کریں، اور نہ زنا کریں، اور نہ مار ڈالیں اولاد اپنی کو اور نہ بہتان لاویں۔ افترا باندھ کر درمیان ہاتھ اپنے کے اور پاؤں اپنے کے اور نہ نافرمانی کریں، تیری بیچ کسی حکم اچھے کے پس بیعت قبول کر ان سے اور بخشش مانگ واسطے ان عورتوں کے اللہ سے۔ تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۴) فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ پ۱۴ انبیاء

ترجمہ:۔ پس سوال کرو اہل ذکر سے اگر ہو تم نہیں جانتے۔

اب یہ راہ طریقت ہے جو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے شروع ہو کر ہر انسان تک پہنچتی ہے۔ حضورؐ نے بیعت کی اللہ سے یعنی معاہدہ پیغمبری اور پیغمبر سے بیعت کی اصحاب کبارؓ عنہم نے اور اصحاب کبارؓ سے بیعت کی دیگر مسلمانوں نے۔ مثلاً

حضورؐ کے خلفاء حضرات سے یہ سلسلہ طریقت در مقام ولایت جاری ہے۔

حضرت علیؓ نے بیعت کی حضورؐ کی اور حضرت علیؓ سے بیعت کی حسن بصریؒ اور حسن بصریؒ سے بیعت کی حبیب عجمیؒ اور حبیب عجمیؒ سے بیعت کی داؤد طائیؒ اور داؤد طائیؒ سے بیعت کی معروف کرخیؒ نے اور معروف کرخیؒ سے بیعت کی سری سقطیؒ نے اور سری سقطیؒ سے بیعت کی جنید بغدادی نے اور یہ سلسلہ بیعت اس طرح سے جاری و ساری ہے، اور ہر ایک مرید کے اپنے پیر تک پہنچتا ہے۔

طریقۂ بیعت:۔ مرید مرشد کے دونوں ہاتھوں میں اپنے دونوں ہاتھ دیکر

Marfat.com

دوزانو بیٹھ کر یہ پڑھے۔ اور مرشد یہ پڑھائے۔ یعنی مرید مرشد کے ہاتھ پر گناہوں سے اجتناب کرتے ہوئے یہ حلف دے۔

مرشد:- لَآ اِلٰہَ نہیں کوئی موجود اِلَّا اللّٰہُ سوائے اللہ کے
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ محمد مظہرِ خدا ہیں۔

تین دفعہ یہ اقرار کرے۔ پھر۔ یا اللہ میں سچی بیعت کرتا ہوں۔ اور سچی توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ کوئی گناہ نہیں کروں گا۔ احکام شرعی بجا لاؤں گا۔ یا اللہ میرے پچھلے گناہ معاف فرما۔ اور آئندہ گناہ کرنے کی توفیق نہ دی جائے۔

ابتدائی طریقۂ ذکر:- مرید تنہائی میں بیٹھ کر ذکر نفی۔ اثبات یوں کرے۔

پہلے تصور شیخ کی طرف دھیان مرکوز کرے، اور پھر لَآ اِلٰہَ سے اپنی صورت کی نفی کر کے اِلَّا اللّٰہ کہہ کر اپنی صورت پر مرشد کی صورت کو محیط کرے۔ جب وجود پر ذکر کے اثرات ظاہر ہونے لگیں، تو پھر کہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تین دفعہ اور اسی ذکر میں سو جائے۔ چند دنوں میں ایسے ذکر والے پر اسرار ربانی ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔

Marfat.com

باب پندرہ چہل کاف

چہل کاف سے مراد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ تین معرکہ آراء اشعار ہیں جن کو پڑھ کر انسان کے دل میں ایک لاتعین نور پیدا ہوتا ہے چونکہ یہ اشعار نہایت ہی فصیح و بلیغ شکل اور ادق ہیں اس لئے ان کا ورد کرنے سے پہلے کسی کامل سے ان کو سمجھنا ضروری ہے۔

طریقۂ عمل:۔ کسی الگ مقام پر بیٹھ کر رات کے بارہ بجے کے بعد تصورِ شیخ یا اسم اللہ ذات میں مستغرق ہو کر اکتالیس دفعہ ان کا ورد کیا جاتا ہے اور اکتالیس روز کا ہی ان کا چلّہ ہے۔ دورانِ عمل حضور غوث پاک اور خواجہ خضر علیہ السلام کی بمعہ مؤکلات زیارت ہوتی ہے اور دونوں بزرگانِ ہدایت کیلئے کچھ اسرار و رموز بھی بتاتے ہیں۔

(۱) پہلا شعر

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً

كِفْكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ لُكَكٍ

ترجمہ:۔ اے میرے دل! تیرا رب پہلے بھی کئی دفعہ تجھے سخت مصائب سے کفایت کرتا رہا ہے۔ اب بھی تجھے ایسی ایسی مصیبتوں سے کفایت کرے گا۔ کہ جنگی بازگشت (یعنی واپسی)، یا استادگی (یعنی رکے رہنا) بھاری لشکر کے گھات

Marfat.com

لگانے کی مانند ہے۔

(۲) دوسرا شعر

تَکِرُّ کَرًّا کَکَرِّ الْکُرِّ فِیْ کَبَدٍ
تَحْکِیْ مُشَکْشِکَۃً کَلْکَلْکِ لُکَکٖ

ترجمہ:۔ وہ مصیبتیں ایسا سخت اور مضبوط حملہ کرتی ہیں جو اپنی مضبوطی اور یکجان ہونے میں ایک بڑی موٹی رسی کی لڑیوں کی مضبوطی اور ان کے یکجان ہونے کی مانند ہیں اور وہ مصیبتیں اپنی تیزی، تندی، دلیری اور سختی سے ایک ایسے بھاری مسلح، نیزہ زن لشکر کی مانند ہیں جو اپنی جسارت، طاقت اور یکجان ہونے میں ایک فربہ، جوان اور سخت گوشت اونٹ کی مانند ہیں۔

(۳) تیسرا شعر

کَفَاکَ مَالِیْ کَفَاکَ الْکَافِ کُرْبَتَہٗ
یَا کَوْکَبًا کَانَ یَحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَکٖ

ترجمہ:۔ اے میرے دل جسے میں ستارہ تصور کرتا ہوں، اور جو آسمانی ستارہ کے ہم پلہ ہے۔ خدائے تعالےٰ نے تجھے ان تمام مصائب سے کفایت کی۔ جو مجھ پر نازل ہوئی تھیں، کفایت کرنے والے خدا نے تجھے تیرے رنج و تکلیف سے کفایت کی۔

Marfat.com

باب سولہ مُشدرہ

اس کلام میں مولائے کائنات حضرت کرم اللہ وجہہ نے ایک راز کو طشت ازبام کردیا ہے۔ اہل یقین کے نزدیک یہ کلام سیف الرحمٰن ہے۔ اس کلام کو آپ دنیا کی کسی کتاب میں بہت کم پائیں گے۔ اہل ذوق کیلئے ایک دولت بیش بہا پیش کررہا ہوں۔ امید واثق ہے کہ ہر اہل ذوق اس سے مستفیض ہوگا۔

طریقہ عمل:۔ کسی الگ کمرے میں یا آبادی سے باہر جنگل میں بیٹھ کر رات کے کسی حصہ میں اکتالیس یوم اکتالیس مرتبہ پڑھا جائے۔ لیکن چلہ شروع کرنے سے پہلے کچھ نیاز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روح مبارک کو ایصال کی جائے اور چلہ ختم ہونے پر بھی ایسا کیا جائے۔ نہایت مجرب ہے۔

مُشدرہ

مردان شاہ علی ضرب زور سے لگا	گئے بات پر سوار ہوئے آپ شاہنشاہ
اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ کو پڑھا پیرِ مرتضیٰ	سَنجو اللہ کی اُناں آپ لئی رگا
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ کی ڈھال ہوئی سی عطاء	اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ شمشیر لئی لگا
لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کٹار سان لگا	قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کا نیزہ دست میں پھڑا
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کی کمان ہے صفا	یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ترکش میں تیر پا
وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ گرز آپ کی اِلا	مومنین سے کمر باندھ کر تیار ہو کھڑا

Marfat.com

اَنْ لَا اِلٰہَ کو پڑھ کر جبرائیل کو بلا ۔ مَا وِرْدُنَا اِلَّا اَنْتَ میکائیل جی بھی تھا
سُبْحٰنَکَ اسرافیل جلدی سے پھیرا پا ۔ اِنِّی کُنْتُ عزرائیل یا علی دی دھا
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یا کلکایا بدھو مددا ۔ محمدؐ جی اسم اعظم پڑھ کر بہشت میں ہوا تھا
خواجہ اویس قرنی سب نبی کے یار تھا ۔ خواج خضر آئے ہیں جو بحروں کے ملاح
چڑھے محی الدین جو غوثوں کے بادشاہ ۔ فرید شکر گنج خواجہ قطب کو بلا
آدم تے نبی نوح ذکر شیش کا بھی تھا ۔ یعقوب اتے ادریس حضرت یوسف بھی نال تھا
موسیٰ توریت شستر میں عاصا کو پکڑا ۔ عیسٰے انجیل لائے حضرت یونس کو نال لا
سلیمان بھی زبور لے داؤد آگیا ۔ تُرت چڑھے حضرت ابراہیم اسماعیل نال تھا
چڑھے ہیں سب مرسل محمدؐ کا حکم تھا ۔ دُلدُل پر سوار ہوئے آپ شاہ لَا فتیٰ
کفر کے بلی ست ہے رستم بھی کام تھا ۔ محمودی کو قید کیا جو جنبول کا بادشاہ
راون مشندر شاہ شرف کو باندھ لا ۔ جرتھ گورو گورکھ ناتھ بو علی کافرا
کَفَاکَ چہل کاف پکڑ رام کو بلا ۔ ستیا کو لاؤ پکڑ رام کے سوا
دہ سر کو کیا قید جو لنکا میں رہتا تھا ۔ بارہ امام نال نے حضرت الیاس چڑھے دھا
جوگی اسماعیل رام چندر کو قید کر دیا ۔ دُھنت بھیم سین عیسٰی ماہو کو پکڑا
لونا چماری کارکاں پکڑ دھرت میں دبا ۔ جو اللہ کو نہ مانے اس کو مار ودھا
نانک تے مردانہ پکڑ دیویاں کو لا ۔ تارو کو سبھی جو گناں کل کو زنجیر یا
بھیروں سب کو قید کر دیا ۔ چھ راگ چھتی راگنی حضور میں بلاد
جنتر کی تارن سبھی نار تھیں ہٹا ۔ جادو۔ مسان کیل سب جٹیاں کو لا
کالے علم کو بن شہ میڈا کو پکڑ لا ۔ اُتو بدن باندھ گنڈا تعویذ یاد

منتر سبھ کو بن سبھی تنتر کو بیچ پاء   جادُو جل کو بھی مڑیاں کی خاک پاء

بید احمد کبیر سب ڈیناں کو باندھ لا   کھیل سبھی بن مدار کے مدا کا

جنید پیر تاپ سبھی قید کر دیا   باشک کی وِس بن بھی گُگّے کا زور لا

سَپتوں سبھی داناں کو اُناں قید کیا   سَپتوں کی زہر کیل بچھو کی طرف جاء

پھَن اس کا پکڑ بن ڈنگ سبھی جیز کا   حضرت سلیمان بیٹھا تخت پر سبھی پریونکی طرف جاء

دیو جن بھوت پری سب چڑیلوں کو باندھ لا   سائے میں سب کو باندھ جو گئے بات میں رہا

نظر اور پٹار ایک پلک میں ہٹا؛   بیماری سب دفعہ کر ورد پڑھ بسم اللہ

مدد میری پیر دستگیر بادشاہ   بندوق اور توپ سبھی باندھ دے کلا

نیزہ اور تلوار گرز سب باندھوں کو باندھ لا   ہتھیار جو زمین میں رہا

رضا کو کہو الحمد للہ رب العالمین۔ آمین۔ آمین

Marfat.com

منقبت

درشان قطب الاقطاب حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

دنیاں تے جنتاں کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں
ولیاں نے ڈیرے لائے نے پیاں رحمتاں ٹھاٹھاں مار دیاں

جہڑے پاکپتن وچ آندے نے — اوہ ولی مراداں پاندے نے
جھٹ چوروں قطب ہوجاندے نے — ویکھ تجلیاں اس دربار دیاں

دنیاں تے جنتاں............
ولیاں نے ڈیرے............

کھلا رحمت دا دروازہ اے — ایہدی بخشش بے اندازہ اے
ایہدا پیر غریب نوازہ اے — کوئی حداں نہ انت شمار دیاں

دنیاں تے جنتاں............
ولیاں نے ڈیرے............

ایہہ ولیاں دا سردار بابا — نالے دو جگ دا مختار بابا
ہر دکھئے دا غم خوار بابا — گلاں کردا اے بہت پیار دیاں

دنیاں تے جنتاں............
ولیاں نے ڈیرے............

Marfat.com

دعوتِ حق

اے انسان باصفتِ رحمان میرے اس پیغام کو گوش ہوش سے سن۔ جو پوری دنیا کے انسان کیلئے پیغام ہے۔ جس میں ہر مذہب اور فرقہ شامل ہے۔ اور وہ پیغام کیا ہے۔ وہ پیغام یعنی "دعوتِ حق" ہے۔

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" جس کی "آدم صفی اللہ" سے لیکر "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" تک تمام انبیاء عظام نے اسی کلمہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کی دعوت دی۔ دعوت دینے والا کون ہے؟ آدم صفی اللہ۔ دعوت کس کی دیتا ہے؟ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ نوح نجی اللہ دعوت دیتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ ابراہیم خلیل اللہ دعوت دیتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ اسماعیل ذبیح اللہ دعوت دیتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ داؤد خلیفۃ اللہ دعوت دیتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ موسیٰ کلیم اللہ دعوت دیتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ عیسیٰ روح اللہ دعوت دیتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ دعوت دیتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی۔ یہی تمام مذاہب ہیں اور یہی شریعتیں ہیں۔ اور اب یہی فرقے ہیں۔ اگر لمحۂ فکر میں محو ہو کر دیکھا جائے تو تمام مذاہب اور تمام فرقوں کا نصب العین ایک ہی ہے اور وہ ہے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہے۔ اور اسی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین قرآن مجید فرقان حمید نے یوں ارشاد فرمائی ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ط آلعمران

Marfat.com

ایہدے روضے دی لاٹ نورانی اے　　ایہدی صورت عین رحمانی اے
ایہدا ہونا لامکانی اے　　ایہہ صفتاں نے رب غفار دیاں

دنیاں تے جنتاں کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں
ولیاں نے ڈیرے لائے نے پیاں رحمتاں ٹھاٹھاں ماردیاں

ایہدا لقب تاں گنج شکر دا اے　　ایہہ شانی سے روز حشر دا اے
ایہدا تیر تاں تیر نظر دا اے　　گلاں کر گئی وے نروار دیاں

دنیاں نے جنتاں کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں
ولیاں نے ڈیرے لائے نے پیاں رحمتاں ٹھاٹھاں ماردیاں

Marfat.com

ترجمہ:۔ "اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ کے اکٹھے (یعنی تمام انسان)، اور مت متفرق ہو۔ اور یاد کرو نعمت اللہ کی (یعنی امر ربی یعنی روح ربی جو سب انسانوں میں مشترک ہے) اوپر اپنے جب تھے تم دشمن پس الفت ڈالی درمیان دلوں تمہارے کے پس اس وجہ سے ہو گئے تم آپس میں بھائی بھائی"

یہ ارشاد خداوند کریم نے کسی مذہب یا فرقے کیلئے مخصوص نہیں کیا بلکہ کلہم انسان کے لئے ہے۔ اگر تمام انسان اسی ایک مقدس ارشاد کو سمجھ جائیں تو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہونا ناممکن نہیں جبکہ حقیقت میں سب کی ہدایت و نہایت ایک ہی ہے۔ ایک ہی مقام سے آئے ہیں اور ایک ہی مقام پر اکٹھے ہونا ہے اور وہ مقام ہے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" تو پھر یہ چند روزہ زندگی میں کیوں مذاہب اور فرقوں کی بھینٹ چڑھ کر اپنے اعمال کو ضائع کریں۔ اے انسان تو لاشعور سے شعور میں آیا ہے، اور شعور سے پھر لاشعور میں چلا جائے گا۔ اس جہان کی ساری کارکردگی تیرے کسی کام نہیں آئے گی سوائے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے تو اس نعمت عظمٰی کے راز کو سمجھ اور اسی میں گم ہو کر میں تو والا چکر ختم کر اور خود بھی سمجھ جا، اور دوسروں کیلئے بھی ناخدا بن جا تاکہ تیری اس کاوش سے لاتعداد بھولے بھٹکوں کی بھلائی ہو سکے۔ تو آج سے یہ عزم صمیم خداوند قدوس کے ساتھ کر کہ میں سب سے بڑا اور سب سے اہم کام اس دنیا میں "پیغام حق" کو سمجھوں گا۔ اور اپنی جانی و مالی قربانی دے کر اس اپنے منشور کو اپنی لامحدود آواز کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلاؤں گا تاکہ پوری دنیا کا انسان اس پیغام کو سن کر اپنا پیغام سمجھے اور اپنے حقیقی معبود کی طرف راجع ہو کر اپنے مقصدِ اتم کو پہنچے اور کونین کی نعمتوں سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں میں مشعل کا کام

Marfat.com

کرے۔ اسی مفہوم کو شاعرِ عرب و عجم، مفکرِ اعظم مردِ حق علامہ محمد اقبالؒ نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

یہی مقصودِ فطرت ہے یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

بتانِ رنگ و بو کو توڑ کر وحدت میں گم ہو جا
نہ تُورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللہِ ۔

Marfat.com

من نظر الی فقیر لیسمع وکلامہ یحشرہ اللہ تعالیٰ مع الانبیاء والمرسلین ۝

جو کوئی کسی فقیر کو دیکھے اور اس کی کلام سنے اللہ تعالیٰ اس کا حشر نبیوں اور رسولوں کے ساتھ کرے گا

سی حرفی

مصنف

حضرت معروف کرخی

مکمل و حقیقت پر مبنی

سی حرفی (پنجابی)

دیباچہ جس میں حضرت معروف کرخی شمس العارفین قدوۃ السالکین قدس سرہٗ کے تیس حروف پر مبنی ابیات پنجابی نہایت تجسس سے جمع کیے گئے ہیں۔

مقامِ مصنف در دریائے ملکوت ہمائے اوج لاہوت، شمس العارفین قدوۃ السالکین شیخ المشائخ فنا فی اللہ بقا باللہ جملہ سلاسل قادری۔ نقشبندی۔ چشتی۔ سہروردی فیض سے معمور ہیں۔ جنہوں نے بعد تکمیلِ تصوف بہت سا کلام لکھا اور مجالس خاص کے موقع پر احباب و عقیدتمندوں کے گوش گزار کرتے رہے۔ جس کو توحید کے پروانوں اور تشنگانِ چشمۂ معرفت نے اپنے قلوب میں جگہ دیتے ہوئے حضور پُر نور سے اس بیش بہا دولت کلام کو کتابی شکل میں دیگر عام و خاص کو فیضیاب کرنے کی خواہش ظاہر کی تاکہ ہر طالب حق اس نعمت سے قلبی تسکین حاصل کر سکے۔

اس مجموعہ کلام کی اشاعت کیلئے خلیفۂ اعظم حضرت صوفی بشیر احمد صاحب ایم۔ اے (سیاسیات) ایم۔ ایڈ ہیڈ ماسٹر نے بروئے سرکار حضرت معروف کرخی لب کشائی کی۔ جس کی تائید حضرت صوفی محمد اشرف ایم۔ کام لیکچرار۔ حضرت شیخ مشتاق احمد ایم۔ اے؛ ایل۔ ایل۔ بی (ڈی۔ ڈی۔ ایس۔ پی) راولپنڈی۔ حضرت محمد شفیع ایم۔ اے؛ ایل ایل بی ایڈووکیٹ راولپنڈی اور حضرت راؤ محمد اسماعیل صاحب بی۔ اے؛ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ وہاڑی نے نہایت عجز و انکساری سے کی جو دربارِ عالیہ میں منظور ہوئی۔

بعد ازاں ملک فیاض احمد سٹینو اے۔ سی آفس دیپالپور نے اپنا فن خوشنویسی استعمال کر کے کلام کو یکجا کر کے چھپوانے کی گراں ذمہ داری اٹھا کر شرفِ عظیم حاصل کیا۔ اس طرح پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔

منگوانے کا پتہ

وہاڑی بک سنٹر — اقبال روڈ۔ وہاڑی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سی حرفی

الف آپ نوں آپ بنان بدلے استعمال کیہڑے کاروبار کردا
کون بنیا تے کہنوں بناونا سی داﷲ خَیرُ المٰکِرِین دھوکے جگت تے پروردگار کردا
جدوں لاشریک فرما دِتا ہن تیار کیہڑا نواں یار کردا
آیا روپ در روپ سی ایہہ کرخی کم اپنے آپ سرکار کردا

الف آکھ کے نہ دگو بیٹھیں پاویں ہتھ نہ عشق دے ساز تائیں
کتے بیٹھ نویکلا فکر کرکے پھیر طلب کریں ایہدے راز تائیں
ایہدی وچ جہان دے مثل ایویں پاوے ہتھ نہ چڑی جیوں باز تائیں
کرخی صاحب بھلایا سی رب دوجا تائیں پالیا ہم راز تائیں

الف آکھاں بیٹھ توں کول میرے تینوں غیر دا ہوش بھلا دیواں
نالے صحیح کراں ازل ابد تیری جام وحدت دا تینوں پلا دیواں
روز پڑھیں نماز پھر فیض ناہیں ایہہ راز بھی تینوں سمجھا دیواں
کرخی ہو کے کریں جے وصل میرا دونہاں جہاناں توں جان چھڑا دیواں

Marfat.com

ب با انصاف نہ تولیا توں اَقیموا الوَزن باالقسطِ تاہیں رہیا محروم توں یار کولوں
وچ خودی گمان دے رہیا پھردا یار لبھناں سی تینوں پیار کولوں
جس دی جگ جہان تے روشنی ایں پائی گل نہ اوس دربار کولوں
جیہڑے کرمی بقاء نوں پا جاندے نفع لبھدے ناں دنیا دار کولوں

پ پیر تاں ہے تقدیر تیری ایدوں اگاں کیہڑی تقدیر ہے جی
نقطے خاص دے وچ ہے گل میری کیویں سمجھ سکے بے پیر ہے جی
جس کیتی تحقیق فناہ فی اللہ اوہو پیر سچا دستگیر ہے جی
کرمی کتھے ویکھاں جے میں رب ویکھاں وچ قرآن تاں شئی قدیر ہے جی

پ پڑھ تکبیر ذبیح والی جے کر یار دی رمز نوں لبھیا ای
پاکی وچ توں جھات نہ کدے ماری ہتھ کھبا بدنام کر چھڈیا ای
جناں طلب پوری ہوئی جھلا اٹھے کوئی اُن دے نال نہ رجیا ای
کرمی یا ہجھ نہ ہو وناں وصل تینوں ڈنکا وچ جہان دے وجیا ای

پ پھڑ کے گروتے ہو بیدار جانویں پیا کھڑک دا ہوش دا ٹل ہے جی
چشتی ذات دی پکڑ نہ ہو دوجا ایتھے ہور مقام دی گل ہے جی
جنہاں یار دی رمز نوں پا لیا اوہناں واسطے اج ہی کل ہے جی
سنگ کرمی دا کر کو سنگیا اڈے جیتھے حل در حل در حل ہے جی

Marfat.com

ت تک کے زُلف محبوب دی نوں ہیں تاں شوق دے نال نہال ہویاں
عاماں واسطے ہیں کنگال پھر دی اصل وچ یارو مالا مال ہویاں
منزل ازل توں ابد نوں پان بدلے رنگ کالیوں ہیں لالو لال ہویاں
فتویٰ دیہن کرخی جدا رہن والے ہیں تاں یار دے نال وصال ہویاں

ت تک کے یار دی جھات تائیں پھیر اوکھیاں کرن دلیریاں اوئے
جہنوں لبھ دا پھریں آسمان اُتے اوتاں خود حقیقتاں تیریاں اوئے
اِک ایکتا ہو کے ویکھو بیٹھا چھڈ دے توں تیریاں میریاں اوئے
جھال فقر دی کرخی بہت اوکھی جیویں گیڑی دے سر پھیریاں اوئے

ت ترک کر کے دنیا داریاں توں پھیر یار دے ول دھیان پانویں
وچوں خودی گمان نوں کڈھ کے تے پھیر آپ نوں آپ انسان پانویں
سونا پاریوں بندا جیویں ویکھیں ایویں آپ توں رب پچھان جانویں
کرخی چھڈ امید توں اگاں والی ایسے جگ تے رب رحمٰن پانویں

ث ثابت ہے نفی اثبات کرنا جس دے باجھ ناہیں مسلمان ہوندا
کلمے وچ فناہ بقا یارو کیوں نیئں ایہدے ول دھیان ہوندا
کیتی کدی مطابقت نہ توں ایہدی تائیں کامل نہ تیرا ایمان ہوندا
کرخی کلمے دی جناں پچھان کیتی جسم اوناں دا نیئں ویران ہوندا

Marfat.com

ج جگ دے وچ ہیں رب ڈٹھا ویکھی صورت تاں نظر انسان آیا
ایس گل دے وچ نہ شک کوئی اِنَّ اللّٰہ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ وچ قرآن آیا
صورت بے صورت مینوں دس پیا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ دا جدوں بیان آیا
ہن دس مینوں رہیا شک کی اے ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ہے کرخی فرمان آیا

چ چاک کر کے ویکھ جسم تائیں ہووے پنجاں دی پھیر پہچان تینوں
جسم اُمن والا انجھ نظر آوے دس پووے وچہ روح سلطان تینوں
جیہڑا وچ مکان دے رہن والا اوتاں نظر دا لا مکان مینوں
لا مکان ہی وارث مکان دا اے کرخی کھول کے دساں قرآن تینوں

ح حق دا حق پرچار کردا بھانویں کھول کے ویکھ قرآن تائیں
حق باجھ نہ حق نوں پاوے کوئی بھانویں پچھ لیئے باہو سلطان تائیں
حق بناں کیویں حق بھیس توں بھانویں ڈھونڈا پھریں جہان تائیں
وصل تیاں پانویں جے توں ہوویں کرخی پا مکان تائیں لامکان تائیں

خ خبر کی یار دے وصل والی جناں یار نوں یار نہ جانیاں ایں
پتا کیویں پانویں جے نہ ہونویں پتا توں تاں پیار نوں پیار نہ جانیاں ایں
بل وچ بیٹھا غوث قطب کردا ایس سرکار نوں سرکار نہ جانیاں ایں
بل دی اس جھتے سدا آسیاں نوں کرخی اوس دربار نوں جانیاں ایں

Marfat.com

د درد والی گجھی رمز ہوندی نہ طبیب جانے نہ حکیم جانے
بناں رب دے کرے کلام کیہڑا قل الروح من امر ربی ایہدی طور تے گل کلیم جانے
وزن ملن ویلے درد ہوندا اے بھلا ایس نوں کوئی حلیم جانے
جیہڑی قالب نوں قلب تصدیق کر دی کرمی اوس نوں قلب سلیم جانے

ذ ذرے توں ہے گزران میری ماہیں نقطہ میں سدا وندا ہاں
نقطے وچ میں حرف نوں کراں پختہ القول میم میں خود بنا وندا ہاں
سنن والیاں نوں دساں کھول سینہ الم نشرح لک صدرک آیت فرما وندا ہاں
جیہڑا نال میرے کرمی میل کردا اوہدی تربت نجات کرا وندا ہاں

ر رات دی خبر میں پان بدلے رتو رت ہویا ماسے ماس ہویا
مینوں دسی بہار سی اوس ویلے لوکاں واسطے جدوں میں ناس ہویا
ہتھیں لاہ کے دتی میں کھل یار دل وچ نہ ذرا وسواس ہویا
کرمی ماہیوں میں ایڈا مقام پایا جس نوں ویکھ کے جگ ہراس ہویا

ز زیر کیتی ماہی منظر پا کے رہی ہوش نہ سُرت سنبھال مینوں
گل مرن تے جیون دی رہیا کردا موتو قبل ان تموتو رب زندگی دتی کمال مینوں
کیویں من لواں دنیا بادشاہ ہے الدنیا جیفۃ طالبہ کلاب نبی وسدا پیا کنگال مینوں
کرمی ہو کے میرا توں ویکھ کماں اوئے کراں دو جگ وچ نہال مینوں

Marfat.com

س سنگ دے نال ہے سنگ کرنا باہروں ہور کیہڑا سنگی بھناں ایں
جدوں مرشد تے وقت مقام آوے کدی پیر ناں بجھ کے دب ناں ایں
بھلا دس کھاں سوہنیا باہجھ یاراں وچ جگ دے بھیڑیا سجناں ایں
تیری کرتخی سنے موت مکا دتی ہُن مرن کولوں کاہنوں بھجناں ایں

ش شک دے وچ نہ گل میری گل نال قرآن ہیں میل دتی
صورت وچ بے صورت نوں، صحیح کیتا مَن عَرَفَ نَفسَہٗ نال انسان میں میل دتی
ہوئی لکھت ہے وچ قرآن جیہڑی اوہو نال جہان ہیں میل دتی
رہبی اتر دی عرش توں وحی جیہڑی کرتخی نال زبان ہیں میل دتی

ص صورت ہے وچ قرآن تیری ذرا کھول کے صفحہ قرآن ویکھیں
جیہڑا جگ تے میل کرا دیوے یَا اَیُّہَا المُزَّمِّل کھول بیان ویکھیں
جس نے صورت نماز درست کیتی اوس محمد دی شان انسان ویکھیں
کرتخی لا محدود، محدود وچ تے قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَد دی کر پچھان ویکھیں

ض ضرب خلیل دی کرد والی جناں جھل لئی اے پا بقا بیٹھے
حکم رب دا حکم خلیل دا اے تاہیں اسماعیل بچا بیٹھے
کیہڑا خبر دے باہجھ دو ضبیاں اسماعیل خلیل جو پا بیٹھے
چھے کر ذبح اوتھے کرتخی ہویا دنبہ کلمے وچ کیوں نئیں لکھا بیٹھے

Marfat.com

ط طلب جنوں ایتھے رب دی اے پھر سے صورتاں نال پیار کر دا
جس صورت توں ہے انکار کیتا ہو کے لعنتی وچ سنسار پھر دا
تسجدُ للنبی آدم وچ قرآن آیا پھیر کا سنوں توں انکار کر دا
کرخی صورت دے وچ بے صورت بیٹھا ہر اک دے نال گفتار کر دا

ظ ظلم نہ کریں مخلوق اتے جے کر رب رسول دی لوڑ تینوں
خالق وچ مخلوق دے انج رہندا سورج دھپ دا دِسدا جوڑ تینوں
ذرا کھول کے ویکھ توں اکھ تائیں بولیں آپ پیا دسیں ہور مینوں
وفی انفسکم افلا تبصرون دی کیتی تحقیق کرخی تاہیں لبھ گیا میرا اچور مینوں

ع عین ہے روشن جہان اُتے سارا رب دا نور ظہور میاں
فاینما تولوا فثم وجہ اللہ وچ ہے قرآن آیا تیرے وچوں نہ گیا فتور میاں
کڈھ غیر نوں اپنے آپ وچوں باقی رہے پھیر رب غفور میاں
کلی اپنی وچ تصدیق کیتی کرخی ہو گیا تاں منظور میاں

غ غیر دے نال کی کم تیرا جے عین دے وچ ہی غین پانویں
اک نقطیوں یار ونجا بیٹھوں نقطہ دُور کر کے نورالعین پانویں
جیہڑا رب دے کول توں ٹورنا ایں پھیر کا سنوں لڑے وین پانویں
کرخی اکھ دا ہوش دے وچ آجا دنیا نال جھوٹے لین دین پانویں

Marfat.com

ف فقر دے قدماں دی خاک ہو جا جے کر لبھنا ای اوہدے راز تائیں
بھن جسم نوں پھیر اوہ جوڑ دا اے خاص الخاص جانے اوہدے راز تائیں
اکو جان تیری فقر لوڑ دا اے منگے کدے نہ نذر نیاز تائیں
کرمی باجھ نہ ہوگ نجات تیری پیا وسدا اے ہمراز تائیں

ق قلب دے وچ مقام ساڈا اوہ جان دی تینوں سمجھا دیواں
قلب عرش تے رحم ہے فرش ساڈا ھُوَ الَّذِی یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ وی نال فرما دیواں
اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سدا ہے قائم زندہ شان کرسی دا تینوں دکھا دیواں
میرا ہو کے کرمی جے کول آویں چوداں طبق دی سیر کرا دیواں

ک کلی کیتیاں عشق ماہی رہی ہوش نہ اپنے آپ مینوں
جنوں یاد کراں اوہوی یاد کردا ذکر نظر آیا وڈا پاپ مینوں
دساں کھول کے آیت قرآن وچوں فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ فاذکر اللہ بھل گیا ہے جپ تے جاپ مینوں
دس دیاں حقیقتاں اے کرمی بیٹا نظر آیا اصل باپ مینوں

گ گوڈری نال مقام میرا ایہو گرو نے قائم مقام کیتا
اقیموا الصلوٰۃ وچ قرآن پڑھ کے پھیر ایس دا ایں مقام لیتا
اٰتوا الزکوٰۃ جان قربان کیتی تاہیں جسم نوں یاریں خام کیتا
کرمی اپنے عیب نہ کدے ڈٹھے ایویں جگ جہان بدنام کیتا

Marfat.com

ل لا سے کے ویکھ توں نال مولا جیہڑی شاہ منصور پریت لائی
سدا ایس مقام دے وچ ہوویں جس دے وچ نہ دوئی دویت کائی
چھوٹی ویکھ کے بھیں پکار دیویں وڈی ہوگ تاں منہ چوں آکھ مائی
کرمی جناں نوں عاشق پچھان بیٹھے اوہ علم دیوچ نے حرف ڈھائی

م مست رہواں سدا وصل اندر رہی لوڑ نہ ہن وصال دی اے
ہیں جمال اوہدا اوہ جمال میرا کراں گل ہن کیہڑے جمال دی اے
ایس راز نوں جاندے راز والے گل عشق دی اچے خیال دی اے
کرمی روز کہندا چھڈ قال اڑیا گل فقر توں سکھ لے حال دی اے

ن نگ تیری وچ مندری دے پھریں جنگلاں وچ ویران ہوندا
جے کر رب رہندا تیتھوں دور کدھرے نَحنُ اَقرَبُ کیوں قرآن ہوندا
ھُوَ مَعکُم اَینَا کُنتُم دے ہو کے رب دتے کیوں نئیں ایس دے ول دھیان ہوندا
کرمی رب توں جدا جے توں ہوندا تیرا جگ تے نہ نشان ہوندا

و والی ہیں توں ملائکاں دا سجدہ دس کھاں کس کروایا ای
توں تاں بھل گیا اوس مقام تائیں جیہڑا شان تیری وچ آیا ای
اشرف المخلوقات دا دتا مقام تینوں پچھے لگ شیطان ونجایا ای
کرمی ہفت اقلیم دا تاج تینوں رب ہتھ دے نال پہنایا ای

Marfat.com

ہ ہور کی دس ہن رہیا باقی ازل ابد دی گل مکا دتی
جیہڑی واسطے وچ جہان آیوں تیرے وچ تحقیق کرا دتی
ایہو بندگی سی جنوں لبھداسیں حرفاں تیاں دی بات سمجھا دتی
کرتی وچ وجود دے رب پا کے کتے جان دی گل مکا دتی

ی یار نوں یار ہیں پا کے تے ہور دولتاں دلوں بھلا بیٹھا
رہی ہور نہ کسے دی لوڑ مینوں من لہٗ المولیٰ فلہ الکل دی دلواں صدا بیٹھا
گل کیتی اے موافق آیتاں دے کسے نال نہیں جھگڑا پا بیٹھا
چوداں طبق نے رب عطا کیتے کرتی سینے دے وچ سما بیٹھا

Marfat.com

سی حرفی دوم در مقامِ یکتا

الف اوکھڑا ایہہ میدان یارو ایتھے بہتیاں پھیریڑے پا ویکھے
جیہڑے عرش نوں لبھدے پھرن لوکیں فقر پیراں دے ہیٹھ سجا بیٹھے
بے کرنس والے نس نہیں دیندا ہونا وچ قرآن فرما بیٹھے
قالب قلب دی بے تصدیق کردا گل کن توں اگاں لنگا بیٹھے
کیتا شروع کلام سی پھیر کرنی انبیاء سارے عبدوں آ بیٹھے
اوہناں انت نو پا مراد لینی دھوئی یار دے بوہے رما بیٹھے
کُن آکھناں پیا تے کیوں بھلا کیہڑی گل سی یار لوکا بیٹھے
فیکون تصدیق تے کُن دی اے ایویں لوک نے دو بنا بیٹھے
اَنا اَنت سی ہو کے میں وتے اَینا کُنتُم وچ لکھا بیٹھے
اقیموا الصلوٰۃ صورت قائم کیتی التوا الزکوٰۃ وچ ٹکا بیٹھے
اکھ کھول کھاں کول ہے کون بیٹھا محمد آپ نے محفل سجا بیٹھے
جناں کیتی تصدیق فناہ فی اللہ سوئی بھیت معروف دا پا بیٹھے
کرنی ہے معروف جہان سارے ڈنکا وچ جہان وجا بیٹھے
جیہڑا ویکھ والے اوہنوں دس پورے گھر کہے توں نہیں چھپا بیٹھے
پہلے نبی بنیا پھر ولی بنیا محمد علی نے نام دھرا بیٹھے

کنوں کہاں جوائی تے کنوں سوہرا حقیقت وچ نے دونویں بھرا بیٹھے
اَنَا مَدِینَۃُ العِلمِ عَلِیٌّ بَابُھَا اسم جسم دا شک مٹا بیٹھے
کیسی ہے شرح تینوں دس جانواں ہین بولدے آپ خدا بیٹھے
محفل ایس نوں جاندے عشق والے بے وفا بیٹھے باوفا بیٹھے
کر گئی اوناں دا کی حساب ہوناں گل دوئی دی جیہڑے مکا بیٹھے
ظاہر وچ اوہ پھرن کنگال ہو کے سینے وچ نے دولت دبا بیٹھے
جیہڑی گل نوں ترسدے پھرن عاشق پچھے دیوندے فقر نگاہ بیٹھے
جیہڑی وحی نوں سمجھناں بہت مشکل فقرا دس نوں سمجھ لقا بیٹھے
رہیا ڈر نہ موت تے زندگی دا پہلے مرن توں موت لیا بیٹھے
عاشق سمجھ دا مگت فنا فی اللہ ایسے واسطے پائی بقا بیٹھے
رب کول کی رب وے باہجھ یارو ہوناں جگ دے وچ کھنڈا بیٹھے
عاشق ہو کے عشق نوں پا جانویں بار بار نے گل سمجھا بیٹھے
سودا الست دا ہتھوں نہ چھڈ بیٹھیں دلبر آکھدے سن بنے واہ ہو واہ بیٹھے
بناں فقراں نال توں کریں دھو کے اصل وچ اوہو خیر خواہ بیٹھے
آجا اجے دی تینوں سمجھا دیواں کہندے کون سنے قالو بلیٰ بیٹھے
نقطے اک دی گل سی سمجھاں اوئے محرم یار نوں محرم بنا بیٹھے
صورت عاشقاں دی صورت رب دی اے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلیٰ صُورَتِہٖ کر گئی فرما بیٹھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختمِ خواجگان

ختم خواجگان بعد از نمازِ مغرب جو سلسلہ عالیہ کا معمول ہے۔

سورۃ فاتحہ۔ پانچ بار۔ درود شریف ۱۱ مرتبہ سورۃ الم نشرح ۵ مرتبہ۔ سورۃ اخلاص ۱۱ مرتبہ۔ آیت کریمہ ۱۱ مرتبہ درود شریف ۱۱ مرتبہ۔ اس کے بعد تمام اسماء ۱۱-۱۱ مرتبہ پڑھنے ہوں گے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔

یَا اَللّٰهُ (اے اللہ) یَا عَزِیْزُ (اے پیارے)

یَا وَدُوْدُ (اے دوستی کرنے والے) یَا کَرِیْمُ (اے کرم کرنے والے)

یا وَهَابُ (اے بخشش کرنے والے) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ (کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کیا ہی خوب کارساز ہے کیا ہی خوب آقا اور کیا ہی خوب مددگار ہے۔ یَا قَاضِیَ الْحَاجَات (اے حاجتوں کو پورا کرنیوالے)

یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ (اے مصیبتوں کے دور کرنے والے)

یا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ (اے مشکلیں آسان کرنے والے)

یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ (اے مہمات میں کفایت کرنیوالے)

یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ (اے بیماروں سے صحت دینے والے)

Marfat.com

یَامُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ (اے برکتیں نازل فرمانے والے) یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ط (اے اسباب کو تیار کرنے والے) یَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ (اے درجات کو بلند کرنیوالے)

یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ (اے فریادوں کو سُننے والے)

یَااَمَانَ الْخَائِفِیْنَ (اے خوفزدوں کو پناہ دینے والے)

یَاخَیْرَ النَّاصِرِیْنَ ط (اے بہترین مدد گار)

یَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ (اے حیرانوں کے راہنما)

یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا (اے فریادوں کو سُننے والے ہماری فریاد بھی سُن لے)

یَامُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِیْنَ (اے غمزدوں کو خوش کرنے والے)

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (اے اللہ میں ہار گیا ہوں میری مدد فرما)

یَا اَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ

اے اللہ اے مہربانی فرمانے والے، اے رحیم و شفقت فرمانے والے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربانی والے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

(پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا۔ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ جو بلند اور عظمت والا ہے) اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ بِسَتْرِکَ الْجَمِیْلِ ط (اے اللہ! مجھے اپنے خوبصورت پردے سے ڈھانپ لے) درود شریف ۱۱ مرتبہ۔

Marfat.com

شجرہ شریف

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ط

اے نقشبندِ عالم نقشِ مرا بہ بند
نقشِ چناں بہ بند کہ گویند نقشبند

فضل کر یارب مرے حالِ زبوں پہ رحم کر
ڈال مجھ آلودۂ عصیاں پہ رحمت کی نظر

تجھ کو اپنی کبریائی کی قسم ہے بے نیاز
مجھ سراپا معصیت پہ کر درِ افضال باز

تجھ کو دیتا ہوں ترے جود و سخا کا واسطہ
فضل کر رحمت کا، بخشش کا عطا کا واسطہ

تیری رحمت کے خزانے میں کمی کوئی نہیں
اور ترے جود و کرم کی انتہا کوئی نہیں

میں کہوں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کیلئے
کچھ وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کیلئے

کر کرم ہم پہ محمد مصطفٰے کے واسطے
فخرِ موجودات شاہِ دوسرا کے واسطے

Marfat.com

اُس رسولِ بے نظیر و بے بدل کا واسطہ
رازدارِ خلوتِ بزمِ اَزل کا واسطہ

رحم فرما حضرتِ صدّیق اکبرؓ کے لئے
عاشق و دلدادۂ حُسنِ پیمبرؐ کے لئے

حضرتِ سلمانؓ فارس بے ریا کے واسطے
حضرتِ قاسمؓ امامِ اولیاء کے واسطے

کر امام جعفرِ صادقؓ کے صدقے میں عطا
تو نجاتِ دائمی کا مجھ کو دُرِّ بے بہا

بایزید و بُو الحسنؒ اور بُو علیؒ فارمدیؒ
یا الٰہی لاج رکھ لے ان کے صدقے میں مری

حَشر کے دِن یوسفِ ہمدانویؒ کا ساتھ ہو
اِن کا دامانِ مقدّس اور میرا ہاتھ ہو

شاہ عبدالخالقؒ و شاہ عارفؒ ریواگری
خواجہ محمودِ عزیزاں صاحبِ خُلقِ نبیؐ

محترم باباسماسیؒ حضرت میر کلال
مرشدانِ باصفا روشن ضمیر و باکمال

صدرِ بزمِ نقشبنداں عارفِ اسرار ہو
محسنِ ملّت شہنشہ مظہرِ انوار ہو

Marfat.com

جن کا ہے پہلا قدم ہر منتہی کا آخریں
شاہ بہاؤالدینؒ سخی بر ہمت او آفریں

یاالٰہی واسطے خواجہ علاؤالدینؒ کے
دینِ احمدؐ پر رہیں ثابت قدم مسکین کے

حضرتِ یعقوبؒ چرخیؒ اور عبید اللہؒ شاہ
حضرت خواجہ محمد زاہدؒ اپنے دین پناہ

اِن نفوس پاک کے صدقے میں اے ربِّ اِلٰہ
دھو جبینِ معصیّت آلود سے داغِ گناہ

بخش دے صدقے میں یارب خواجہ درویشؒ کے
خواجہ امکنگیؒ وخواجہ باقی باللہؒ کے لئے

یاالٰہی واسطہ لایا ہوں میں اس شاہ کا
رد نہیں تو نے کیا جن کا کبھی بھی واسطہ

وہ ترے محبوب کے محبوب بھی شیدا بھی ہیں
عشقِ احمد میں وہ فانی بھی ہیں اور باقی بھی ہیں

قطبِ حق قیومِ ملت شیخ احمدؒ کے لئے
بخشدے یارب مجدد الف ثانیؒ کے لئے

عفو فرما سب خطائیں از پئے قیوم دیں
عروۃ الوثقیٰ مہِ سرہند شمس العارفیں

Marfat.com

نقشبندِ ثانی حضرت حجۃ اللہؒ اور زبیرؒ
خواجۂ اشرفؒ جمال اللہؒ مردِ اہلِ خیر

حضرتِ عیسیٰ محمدؒ اور فیض اللہ شاہؒ
حضرتِ نورِ محمدؒ اور فقیر بادشاہ

قبلۂ عالم جنابِ حافظ عبد الکریمؒ
حاملِ حکمِ شریعت صاحبِ خُلقِ عظیم

آشنائے سِرِّ حق دانائے رمزِ لاالٰہ
واقفِ راہِ حقیقت فقر کی جائے پناہ

رحمتِ حق نے بُلا کر لے لئے آغوش میں
جا رہے فردوسیوں کے عالمِ خموش میں

رحم فرما از طفیلِ ہادیٔ دینِ مُبین
صاحبِ نورِ بصیرت خواجۂ نواب الدینؒ

جن کا سینہ دولتِ توحید کا گنجینہ ہے
قلبِ صافی جن کا حسنِ طور کا آئینہ ہے

جن کی پیشانی کتاب اللہ کی تفسیر ہے
جن کے آئینِ خودی میں گرمیٔ شبیرؓ ہے

جان ہو میری تصدّق کیسا پیارا نام ہے
ہر طرف دُنیا میں جاری فیض جن کا عام ہے

Marfat.com

حضرتِ خواجہ کرامت حسینؒ باصفا کا واسطہ
دین پر ثابت قدم رکھ مجھ کو اے میرے خدا
صدقہ اپنے اس حبیبِ پاک کے محبوب کا
دولتِ کونین سے کر سرفراز اے کبریا
حضرت خواجہ دوست محمدؒ ہادیٔ نور الہدیٰ
مل گیا صدقے میں جن کے شہنشاہِ دوسریٰ
روشنی دے دل مرے کو یارشید الراشدین
از طفیل معروف کرخیؒ ہادیٔ نور الجبین
آفتابِ نقشبنداں باصفا روشن ضمیر
ناقصاں را پیر کاملاں را دستگیر
اُن کے صدقے میں ہو عاجز دو جہاں میں سُرخرو
برقرار ان کی رہے دُنیا و دیں میں آبرو
یاالٰہی سب دُعائیں لطف سے مقبول ہوں
جب چلیں دُنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں
آمین

اَللّٰہُ ——— ھُوْ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معرفتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زِادِ شَنِیاً فِی الجِیرانِ بِذِی سَلَمِ وَھَامَ قَلبِی لِذِکرِ البَانِ وَالعَلَمِ

زیادہ کر میرا شوق قبیلہ ذی سلم کے پڑوسیوں کیلئے پریشان ہے میرا دل صاحبِ اختیار اور چوٹی کی یاد کے لئے

وَاَرضِ طَیبَۃَ قَد زَادَ الغَرَامُ بِھَا شَوقاً اِلٰی صَاحِبِ الآیَاتِ وَالحِکَمِ ۝

اور ارض پاک کی خاطر میرا عشق زیادہ ہو رہا ہے تاکہ صاحب الآیات اور حکمتوں والے کی زیارت ہو

مُحَمَّدٌ خَیرُ خَلقِ اللّٰہِ کُلِّھِم مُحَمَّدٌ خَیرُ مَن فِی العَالَمِینَ سَمِ

سیدی محمدؐ اللہ کی تمام مخلوقات سے اچھے ہیں سیدنا محمد تمام جہانوں سے اچھے ہیں

مُحَمَّدٌ کَامِلُ الاَوصَافِ مُرتَفِعاً مُحَمَّدٌ قَدرُہٗ یَعلُو عَلَی الاُمَمِ ۝

سیدنا محمد کامل صفتوں کے مالک ہیں آپ کی شان تمام امتوں اور لوگوں سے بڑی ہے ۔

مُحَمَّدٌ جَآءَ نَا بِالحَقِّ یُرشِدُ نَا اَن لَیسَ نَعبُدُ اِلٰی بَارِ النَّسَمِ ۝

سیدنا محمد حق اور سچ لیکر ہمیں ہدایت دینے آئے ہیں کیا ہم اب بھی خالق حقیقی کی عبادت نہ کرینگے

وَھُوَ الشَّفِیعُ اِذَا طَالَ الوُقُوفُ غَداً یَومَ القِیَامَۃِ یَومَ الاَرضِ وَالنَّوَامِ ۝

وہ ہمارے شفاعت کرنیوالے ہیں جبکہ قیامت کے دن زمین و آسمان پریشان حالت میں کھڑے ہونگے

مَن مِّثلُہٗ وَضِیَاءُ النُّورِ یَعرِفُہٗ کَذٰلِکَ اللَّوحُ یَعرِفُہٗ مَعَ القَلَمِ

تمام مخلوقات آپکے نور سے ایسے واقف ہے جیسے قلم تختی کو جانتی ہے (یعنی بہ تعارف لازم ملزوم ہے)

وَالشَّمسُ وَالبَدرُ مِن اَنوَارِ طَلعَتِہٖ مَا رَاَتِ الخَیرُ نُورٌ مِن جُملَۃِ الخُدَّامِ

سورج اور چاند آپکے نور سے منور ہیں اور تمام کائنات آپکے نور سے ہی خوبصورت اور اچھی بنی ہے

Marfat.com

وَالعَرشُ یَشْھَدُ وَالکُرسِی مُعتَرِفًا بِاَنَّ نُورَھُمَا مِن نُورِ سَیِّدِ الاُمَمِ

اور عرش وکرسی گواہ ہیں کہ وہ بھی سیّد الامم کے نور سے منوّر ہیں اور اعتراف کرتے ہیں

مُحَمَّدٌ رَبَّقَہٗ یَشفِیعُ مِنَ السَّقَمِ

سیّدنا محمدؐ کے نام سے تمام امراض کی صحت ہو جاتی ہے

مُحَمَّدٌ جَھرَۃً جَآءَ البَعِیدُ لَہٗ مُسلِمًا قَبلَ الکَفَینِ وَالقَدَمِ

سیّدنا محمدؐ کی یاد ظاہری و باطنی ہر حالت میں قابل قبول ہے

لَولَاہُ مَا کَانَ شَمسٌ وَّلَا قَمَرٌ وَلَا نَھَارٌ وَلَا لَیلٌ بِمُختَلَمِ

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو سورج چاند دن اور رات بھی نہ ہوتے

لَولَاہُ مَا کَانَ فَرضٌ وَلَا سُنَنٌ وَلَا صِیَامٌ وَلَا حَجٌّ اِلَی الحَرَمِ

اگر آپؐ نہ ہوتے تو نہ فرض ہوتا نہ سُنّت، نہ روزہ اور نہ حج ہوتی

لَولَاہُ مَا کَانَ الدُّنیَا بِاَجمَعِھَا وَلَا نَبَاتٌ وَلَا شَیءٌ مِنَ النِّعَمِ

اگر آپؐ کی ذات ظہور پذیر نہ ہوتی تو دُنیا کی کوئی سبز و خشک چیز نہ ہوتی

اَللّٰھُمَّ بِحُرمَتِ ھٰذَا النَّبِیِّ المَحبُوبِ مُحَمَّدٍ اَنتَ رَزَقنَا حُبَّہٗ وَمُتَابِعَتَہٗ وَشَوقَہٗ

یَا رَبِّ شَوِّقنَا اِلٰی جَمَالِہٖ

یا الٰہی العالمین اپنے نبی محبوبؐ کے واسطے سے انکی محبت تابعداری و شوق زیادہ اور جمال علیہ کی زیارت نصیب فرما

یَا رَبِّ اَوصِلنَا اِلٰی وِصَالِہٖ

یارب العالمین ہمیں محبوبؐ تک پہنچا دے

یَا رَبِّ اَدرِکنَا اِلٰی لَنسَالِہٖ

یا ربّ کریم ہماری مدد فرما

Marfat.com

اَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰی ذَالِکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ اَغِثْنَا یَا سَیِّدِیْ

یا اللہ تو اس بات پر قادر ہے تو ہی قابلِ ستائش ہے، اے میرے آقا میری فریاد سن لے

یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَسُوْلَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

اے رسولوں کے سردار خاتم النبیین رسول رب العالمین تیری رحمت درکار ہے یا ارحم الراحمین

عَسٰی بِفَضْلِکَ اَنْ تَجْعَلَنَا غَدًا بِھَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ یَا ذُو الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

امید ہے کہ تیری رحمت سے کل ہم تمام لوگوں سے اچھے ہونگے۔ یا ذاتِ کریم و رحیم

وَجَلَّ صَلٰوتُکَ یَا مَوْلَایَ دَائِمَۃً عَلَی الْحَبِیْبِ دَوَامَ اَشْھُرِ الْحُرُمِ

اے مولیٰ کریم اپنی رحمتیں اپنے حبیب پر ہمیشہ نازل فرما جب تک دنیا میں مہینوں کا شمار ہوتا ہے

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ مِنْ مُضَرٍ وَمِنْ بَالِغٍ وَمُبْتَسِمٍ

پھر درود و سلام ہو اُس محبوب پر تمام دُنیا کے قبائل سے اچھا اور محبوب رب العالمین ہے

اَنَّ مُسْتَجِیْرٌ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

اس لئے اے رسول اللہ میں بھی آپکی محبت کا دعویدار ہوں

خُذْ بِیَدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ لیجئے (میری مدد کیجئے)

از قلم

طالب کرخی صوفی الطاف حسین حالی

Marfat.com

دُعاء

یا اللہ پاک اس ختمِ خواجگان دا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دی خدمت دے وچ ہدیہ پیش کیتا جاندا ہے۔ آپ دی طفیل جمیع الانبیاؑ شہدائے صالحین نقشبندیہ، سہروردیہ، چشتیہ، قادریہ، اُویسیہ خاندان دے بزرگاں دیاں روحاں نوں پہنچانویں۔ جمیع المومنین جمیع المومنات، جمیع المسلمین، جمیع المسلمات جو مسلماں مرد و جن عورت ہو گزرے نے، جو ہین جو ہوون گے سب دیاں روحاں نوں پہنچاویں۔ یا اللہ اس دی برکت نال کُلی مشکلاں آسان فرمائیں۔ یا اللہ شرِ شیطان شرِ نفس، شرِ ظالماں تھیں محفوظ رکھیں۔ یا اللہ غیراں دے دروازے تھیں ہٹا کے اپنے ہی دروازے تے کھڑا رکھیں۔ یا اللہ جو دوست حاضر ہین، جو غائب ہین ساریاں نوں اپنی نیک منزلِ مقصود تے پہنچائیں۔ یا اللہ! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دی اُمت دی اصلاح فرمائیں۔ اے مولا کریم! اس بستی دے حال تے رحم فرمائیں۔ آپس دے وچ اتفاق اتحاد نصیب فرمائیں۔ یا اللہ پاک! جو دوست سفر رکھدے نیں دُعائیں کراندے نیں، فی اللہ خدمت کردے نیں اور جو دوست دُور دراز تھیں محض تیری رضا دا سطے سفر کردے نیں۔ ساریاں نوں ظاہری باطنی مالا مال فرمائیں۔

اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ وَافْتَحْ لَنَا

Marfat.com

فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْن۔ وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ہ وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ہ وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ہ وَاحْفِظْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ ہ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

آمِيْن

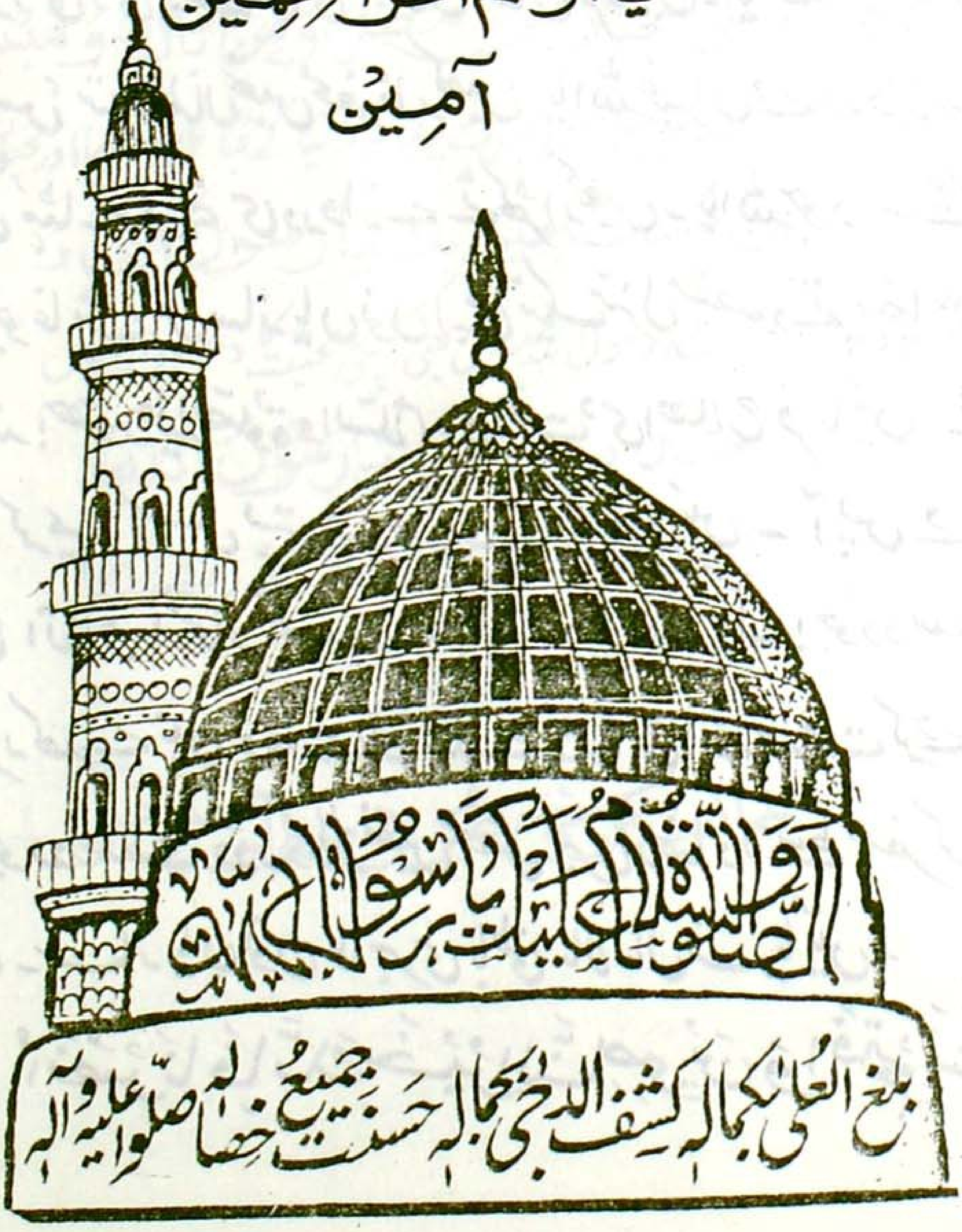

Marfat.com

نماز قائم کرو!

اَقیمو الصلوٰۃ

صلوٰۃ: وصل، تعلق، رجوع، اذل، مراقبہ، ایک مقام سے دُوسرے میں انتقال، اصل کی طرف مُڑنا، خالق و مخلوق کی نسبت کا خیال میں لانا ____ وغیرہ وغیرہ۔

قائم کرنا: مخلوق کا خالق میں غائب ہونا، صفت کا موصوف میں جا ملنا، موصوف کا وہ جانا صفت کا معدوم ہو جانا، مجازی تصور سے حقیقی تصور کا قائم کرنا وغیرہ وغیرہ ____

تعریف: اقیمو الصلوٰۃ کا امر عالمِ ارواح میں تھا۔ اتو زکوٰۃ کا لفظ عالمِ اجسام میں لگایا گیا۔ زکوٰۃ وجود کی نفی صلوٰۃ رُوح کو قائم کرنا ہے۔

نماز کا حکم ہر مذہب میں ہے: نماز اور زکوٰۃ کا حکم ہر پیغمبر اور ہر مذہب میں ہوا۔ لیکن ہر مذہب میں نماز ادا کرنے کا طریقہ الگ ہے۔ کسی نبی نے بیٹھ کر پڑھی، کسی نے کھڑے ہو کر کسی نے رکوع کی شکل میں، کسی نے سجود کی شکل میں کسی نے دائیں طرف تصور قائم کیا کسی نے بائیں طرف، کسی نے نیچے نظر جمائی، کسی نے کانوں میں انگلیاں دے کر مراقبہ کیا۔ لہذا ہر مذہب اور عقیدہ میں نماز ادا کی گئی۔ کسی کو نماز معاف نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی نماز کے بغیر انسان اس

Marfat.com

دنیا میں ایک لمحہ کے لئے زندہ رہ سکتا ہے۔ نماز ہر حالت میں اور ہر مذہب میں اور ہر جن و انس، چرند پرند درند جمادات نباتات، حیوانات کلہم چیز میں ادا ہو رہی ہے۔ تو کوئی شعور میں ادا کر رہا ہے اور کوئی لاشعور میں ادا کر رہا ہے۔ جیسے کہ ارشادِ خداوندی ہے:

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ (۴۱/۲۴ نور)

ہر ایک تحقیق جانتا ہے نماز اس کی اور تسبیح اسکی۔ نماز سے مراد کہ نماز کیا ہے اور تسبیح سے مراد نماز کی ادائیگی کا طریقہ کہ قائم جس طریقے سے ادا کرنی ہے۔

طریقتِ محمدیؐ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ پنجگانہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ ہر حرکت و برکت میں نماز کا تصور قائم رہے۔ جیسے ارشادِ خداوندی ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے کروٹوں میں نماز قائم کرو۔ حضورؐ نے یہ عملی جامہ پہنا کر نمونہ پیش کیا ہے لہذا نمازِ پنجگانہ میں تمام انسانی حرکات شامل ہیں۔ اور ہر حرکت میں نماز کا تصور قائم رکھنا ضروری اور فرضِ عین ہے۔ جس میں کھڑے، بیٹھے، رکوع میں، سجود میں، تشہد میں، سلام پھیرتے وقت، بیٹھتے وقت، اُٹھتے وقت۔ اب غور کرو تو نماز کو صرف آپ اِسی مخصوص وقت پنجگانہ والے میں ہی نہیں قائم رکھ سکے۔ بلکہ آپ اس وقت کے بعد بھی ہر حالت میں نماز کو قائم رکھ سکتے ہیں بلکہ رکھنا ضروری ہے۔ لیکن ہادی برحق کی اس فلسفانہ بات کو کروڑوں میں سے کوئی ایک مردِ قلندر ہی سمجھ سکتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر اپنے راہبر نبیؐ کی اس حقیقی خواہش کو پورا کر سکتا ہے۔ اور وہی اصل میں نمازی کہلانے کا مستحق ہے اور جو شخص اس مخصوص وقت میں ہی اللہ تعالیٰ مالکِ حقیقی کا

Marfat.com

تھوڑا بہت خیال کرتا ہے اور وہ بھی یکسوئی اور توجہ الی اللہ سے نہ ہوتی۔ اس کی نماز مصداق اس آیت کے کہ تباہی و بربادی ہے۔ واسطے اِن نمازیوں کے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ ماعون۔

یہ ہے نماز کی حقیقت: اب رہا طریقہ نماز کو قائم کرنے کا تو وہ یہ ہے نماز سے مراد اللہ وہ آیا نبیؐ کی صورت میں اور اب نبیؐ رہلا مرشد کی صورت میں۔ اور ارشادِ خداوندی ہوا۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ط (پ ۲۶ حجرات)

اور جانو یہ کہ بیچ تمہارے ہے رسول اللہ کا ط اور وہ شکل مرشد پر ہے۔ اب تصوّرِ شیخ اپنے دِل میں قائم کرنا نماز کا قائم کرنا ہے۔ یہ طریقہ قائم کرنے کا ہے۔

نماز کا پڑھنا: فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ ہ پس تم ذکر کرو میرا میں ذکر دوا تمہارا۔ یہ پڑھنا ـــــ یعنی نماز نے راہبر نے، خالق حقیقی نے۔ نبیؐ نے مرشد نے جو ارشادات ذکر کی صُورت میں تلقین کئے ہیں ان کو دُھرانا مخلوق کا یا مُرید کا یا اُمّت کا ان الفاظ کو جیسے فرمائے ادا کرنا نماز کا پڑھنا ہے۔ لہذا پڑھنا الفاظ کا ہے اور قائم کرنا صُورت کا ہے۔ جب نماز قائم ہو جائے تو الفاظ خود بخود ہی اَدا ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ الفاظ کے ادا کرنے سے تصوّر بھی قائم ہو جائے۔ دونوں صورتوں میں نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔ مگر تصوّر کا طریقہ اہلِ تحقیق کے نزدیک افضل ہے۔ اور دَرجات میں بُلندی کا باعث ثابت ہوُا ہے۔

مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اگر انسان ان تمام قربانیوں سے گریز کئے بغیر کوئی مقام حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ آپ نے دنیا دی زندگی میں دیکھا ہے کہ معمولی سا مقام حاصل کرنے کے لئے کتنی دشوار گھاٹیوں

Marfat.com

سے گزرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر حصولِ پاکستان کے لئے محترم محمد علی جناح اور علامہ اقبال صاحبان نے جن مصائب کا سامنا کیا اور جو مشکلات اُٹھانی پڑی آپ تمام پر روزِ روشن کی طرح ہیں حالانکہ اگر حقیقی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تحریر کوئی اتنا بڑا کارنامہ نہیں اور اس کام کو آپ کسی ولی یا نبیؑ کے کام پر فوقیت نہیں دے سکتے اور نہ ہی ان کے مراتب کو کسی اھل اللہ کے مقابل لا سکتے ہیں۔ جبکہ ان لوگوں نے بھی عوام کو ایک شعور بخشا جس کی یاد میں ان کے تاریخی دن جلسے جلوسوں کی شکل میں منائے جاتے ہیں۔ مگر اولیاء اللہ نے ان سے کہیں بڑھ کر مخلوقِ خدا کو شعور بخشا جس کا موازنہ ان سے کیا جائے تو لبطورِ نمونہ مشت از خروارے کے مترادف ہوگا۔

مگر ان کی یاد میں ہر کہ ومہ بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتا ہے اور یاد تازہ کرتا ہے ——— لیکن ان کے مقابلے میں اولیاء اللہ جنہوں نے بنی نوع انسان کو ایک ایسے وطن کی نشاندھی کی جو ہمیشہ کے لئے ان سے سلب نہیں ہو سکتا اور دین و دنیا کی قیود سے آزاد کر کے واصل بحق کیا ان کی یاد یا تاریخی دِن پر یہ لوگ معترض ہیں اور بدعت کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ چند عاشقانِ رسول و اولیاء اللہ کے کوئی شخص اس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ ان لوگوں نے آج تک ایسی عظیم المرتبت ہستیوں کا فیصلہ نہ کیا کہ انہوں نے اس دنیا میں کیا سرانجام دیا ہے۔ اس دنیا میں کیا کیا ہے۔ اس بات کو غور سے سمجھو، اور اس کا فیصلہ اپنے دِلوں میں کر کے زمانے کو روشناس کرو تاکہ بھولی ہوئی مخلوق اپنی حقیقی راہ پر آ جائے اور اپنے اصل مقصد تک پہنچ کر سکونِ دائمی حاصل کرے ——— الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

Marfat.com

Marfat.com

منقبت
دَرشانِ حضرت بابا فرید الدّین مسعودؒ گنج شکر

دُنیا تے جنتاں کھُلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں
وَلیاں نے ڈیرے لائے نے پیّاں رحمتاں ٹھاٹھاں مار دیاں

کھُلا رحمت دا دَروازہ اے
اِیہدی بخشش بے اندازہ اے
ایہدا مرشد غریب نواز اے
کوئی حداں نہ اَنت شمار دِیاں!
دنیا تے جنتاں کھلیاں نے……

جیہڑے پاک پتن وِچ آندے نے
اوہ دِلی مُراداں پاندے نے
جھٹ چوروں قطب ہو جاندے نے
ویکھ تجلیّاں اِس دربار دیاں
دنیا تے جنتاں کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں

ایہہ وَلیاں دا سردار بابا
نالے دو جگ دا مختار بابا
ہر دُکھیئے دا غمخوار بابا
گلاں کردا اے بہت پیار دیاں
دُنیا تے جنتاں کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں

ایہدے روضے دی لاٹ نورانی اے
ایہدی صورت عین رحمانی اے
ایہدا ہونا لامکانی اے
ایہہ صفتاں نے رب غفّار دیاں
دنیا تے جنتا کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں

ایہدا لقب تاں گنج شکر دا اے
ایہہ شافی روزِ حشر دا اے
ایہدا تیر تاں تیر نظر دا اے
گلاں کر سخی دے نروار دیاں
دنیا تے جنتاں کھُلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں
وَلیاں نے ڈیرے لائے نیں پیّاں رحمتاں ٹھاٹھاں ماردیاں

بہترین لکھائی وچھپائی کا مرکز:۔ کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان شریف

Marfat.com